ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا
مارچ 2015ء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے دستِ مبارک سے رقم فرمودہ پہلا عہدِ بیعت



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں
جن میں میں مبتلا تھا۔ اور اپنے سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں
کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے
بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم
رکھوں گا اور میں اپنی گذشتہ گناہوں کے خدا تعالیٰ سے معافی
چاہتا ہوں استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی من کل
واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ
ذنب واتوب الیہ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی
ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے دستِ مبارک سے رقم فرمودہ پہلا عہدِ بیعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے جن الفاظ میں حضرت مولوی نور الدین اعظم صاحب سے بیعت لی۔ وہ حضرت مولوی صاحب کی درخواست پر حضور نے اپنے قلم سے لکھ کر انہیں عنایت فرمائے۔ یہ الفاظ عزیزمکرم مولوی عبد الوہاب عمر صاحب ابن حضرت مولوی نورالدین اعظم خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ دیکھنے کا موقع ملا۔ جن کا عکس ناظرین کی خاطر شائع کیا جا رہاہے۔(ادارہ)

بسم اللہ الرحمان الرحیم

نحمدہ و نصلی

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں مَیں مبتلا تھا۔ اور اپنے سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کی لذات پر مقدم رکھوں گا۔ اور اشتہار کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور میں اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتاہوں۔

استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ

واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ

رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی۔ فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

مارچ 2015ء جلد نمبر 44 شمارہ 3

فہرست مضامین

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca



قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ۝

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدّوس ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡہِمۡ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ ٭ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝

اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

(سورۃ الجمعۃ 62 :2-4)



حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسً عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْنَزَلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ فَلَمَّا قَرَاَ: وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْابِھِمْ قَالَ رَجُلٌ مَّنْ ھٰؤُلَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَلَمْ یُرَاجِعْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَأَلَہٗ مَرَّۃً اَوْمَرَّتَیْنِ اَوْثَلَاثًا قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَا لَہٗ رِجَالٌ مِنْ ھٰؤُلَاءِ

(صحیح بخاری ۔ کتاب التفسیر سورۃ الجمعۃ ، بحوالہ حدیقۃ الصالحین،صفحہ 892)

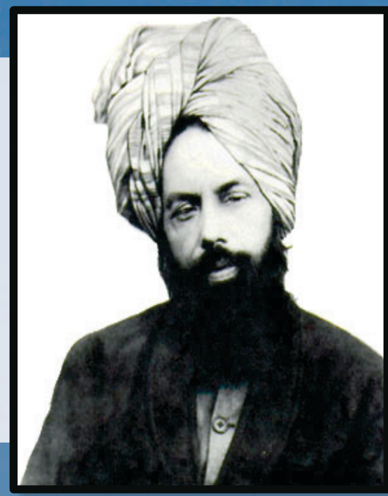
حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ۔ پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ’’ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے‘‘۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضور ﷺ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔



ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں ظاہر ہوا ہوں تا خدا میرے ذریعہ سے ظاہر ہو



وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں ۔ ... اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں، جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دُعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں، حال کے ذریعہ سے، نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید، جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے، جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں ۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔

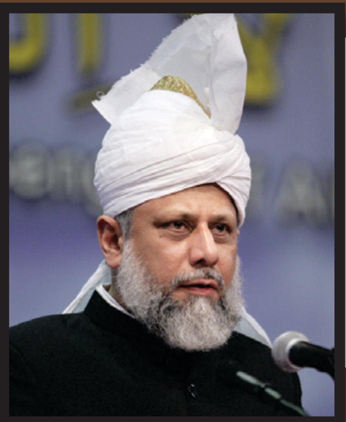
(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن، جلد، 20، صفحہ 180)

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306-307)

مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت ﷺ کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر سے قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں۔ اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔

(ملفوظات۔ جلد سوم، صفحہ 9)



20 فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جماعت احمدیہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے، پیشگوئی سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات

یہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی عظمت کے لئے ظاہر فرمایا

پیشگوئی کے مختلف حصے ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ کی ذات میں بڑی شان سے پورے ہوئے اور اسلام کی شان بڑھا رہے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

حضور انور نے جماعت احمدیہ میں 20 فروری یوم مصلح موعود کے حوالے سے پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ اقتباسات پیش فرمائے۔ پیشگوئی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ غیروں کی طرف سے اسلام پر شورش اور حملے انتہا تک پہنچنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1886ء میں ہوشیار پور کے ایک مکان میں چلہ کشی فرمائی اور چالیس دن تک لوگوں سے علیحدہ رہ کر اپنے خدا سے دعائیں مانگیں، خدا تعالیٰ سے اس کی نصرت اور تائید کا نشان طلب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کے نتیجے میں ایک غیر معمولی نشان کی آپ کو خبر دی اور وہ نشان یہ تھا کہ میں نہ صرف ان وعدوں کو جو مَیں نے تمہارے ساتھ کئے ہیں پورے کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان سے پورا کرنے کے لئے مَیں تمہیں ایک بیٹا دوں گا۔ جو بعض خاص صفات سے متصف ہوگا۔ وہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا، کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا، وہ رحمت اور فضل کا نشان ہوگا اور وہ دینی و دنیاوی علوم جو دین کی اشاعت کے لئے ضروری ہیں اسے عطا کئے جائیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ صرف ایک پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین حق کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ ایک رؤیا کی پیشگوئی مصلح موعود کے ساتھ مماثلت بیان فرمائی اور فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ ہی اس پیشگوئی کے مصداق تھے۔

حضور انور نے پیشگوئی کے بعض پہلو بیان فرمائے۔ پیشگوئی کے الفاظ کہ ”وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا“ کے بارے میں خود مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ عہدہ خلافت کو سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک دنیا اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اُٹھائے۔ علوم باطنی سے مراد وہ علوم مخصوصہ ہیں جو خدا تعالیٰ سے خاص ہیں جیسے علم غیب ہے جس کو وہ اپنے خاص بندوں پر ظاہر کرتا ہے، جنہیں وہ دنیا میں کوئی خاص خدمت سپرد کرتا ہے تا کہ خدا تعالیٰ سے ان کا تعلق ظاہر ہو اور وہ ان کے ذریعے سے لوگوں کے ایمان کو تازہ کر سکیں۔ سو اس شق میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص عنایت فرمائی ہے اور سینکڑوں خوابیں ایسی ہیں اور الہام مجھے ہوئے ہیں جو علوم غیب پر مشتمل ہیں۔ پھر پیشگوئی میں لکھا ہے کہ ”وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا“۔ فرماتے ہیں کہ مَیں خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی رنگ میں تین کو چار کرنے والا ہوں۔ آپ نے اس کی مثالیں بیان فرمائیں۔ پھر پیشگوئی میں یہ بھی تھا کہ ”وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا“۔ فرماتے ہیں کہ مَیں نے دنیا کے اطراف میں اسلام کو پھیلانے کے لئے مشن قائم کر دیئے، جیسا کہ پیشگوئی میں بتایا گیا تھا کہ ”وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا“۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ کئی ممالک میں مشن قائم کروں چنانچہ مَیں نے اپنی خلافت کے ابتداء میں ہی انگلستان، سیلون اور ماریشس میں احمدیہ مشن قائم کئے اور پھر یہ سلسلہ بڑھتا چلا گیا اور دنیا کے کئی ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ غرض دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جو آج جماعت احمدیہ سے واقف نہ ہو۔ چونکہ خدا کا وعدہ تھا کہ وہ اس سلسلہ کو پھیلائے گا اور میرے ذریعہ سے اس کو دنیا کے کناروں تک شہرت دے گا۔ اس لئے اس نے اپنے فضل و کرم سے ان تمام مقامات میں احمدیت کو پہنچایا بلکہ بعض مقامات پر بڑی بڑی جماعتیں قائم کر دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پیشگوئی کے تو مختلف حصے ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ میں بڑی شان سے پورے ہوئے، کئی مرتبہ پورے ہوئے، مختلف جگہوں پر پورے ہوئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کو ظاہر کرتے اور اسلام کی شان کو بڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت ہمیشہ برساتا رہے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر پر محترم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری مربی سلسلہ کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور خدمات دینیہ کا تذکرہ کر کے دعائے مغفرت فرمائی اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 24 فروری 2015ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا
مقام، مختصر سوانح، دعویٰ اور تعلیم

مکرم مولانا لئیق احمد مشتاق صاحب مربی سلسلہ

نزول مسیح موعود و مہدی از روئے قرآن کریم واحادیثِ نبویہ

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

شاہ دوجہاں، فخر الرُسل، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم الغیب خدا سے خبریں پا کر اپنی امت اور زمانے کے حالات کے بارہ میں ایسی پیشگوئیاں بیان فرمائیں جو روزِ روشن کی طرح پوری ہو رہی ہیں، ان پیش خبریوں میں اہل دنیا اور اہل اسلام کی پستی نئی اور محیر العقول اشیاء کی ایجاد اور امت مسلمہ اور دنیا کی ہدایت کے لئے ایک مصلح کی آمد کی پیشگوئی نمایاں ہیں۔

سب سے پہلے ربّ کریم نے قرآن مجید کی سورۃ جمعہ کی آیت نمبر 4 میں آخرین میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزول کی پیشگوئی فرمائی تو صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آخرین کے بارے میں حیرت سے سوال کیا کہ وہ کون لوگ ہوں گے جن میں آپ دوبارہ نزول فرمائینگے، اس پُر کیف واقعہ کی پوری تفصیل صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ میں موجود ہے۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، آپ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی، جب آپ اس آیت پر پہنچے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کون لوگ ہونگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا، میں نے تین بار یہی پوچھا۔ اس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسیؓ بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا، پھر فرمایا اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے تب بھی ان لوگوں میں سے ایک یا کئی آدمی اس کو واپس لے آئیں گے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ باب نمبر 868 حدیث نمبر 2002)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس غلام کامل کو چار دفعہ نبی اللہ کے خطاب سے نوازا جس کی تفصیل مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفتہ میں موجود ہے۔

بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس امام الزمان کو ''حکم عدل'' کا بے مثال مقام و منصب عطا فرمایا اور اس کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے اسے کاسرِ صلیب، قاتلِ خنزیر اور تلوار کے جہاد کا خاتمہ کرنے والا قرار دیا، اور قلم کے اس بادشاہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ دنیا میں خزائن تقسیم کرے گا۔

سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی کی ایک حدیث کے مطابق آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھسٹ کر بھی جانا پڑے تب بھی اس تک پہنچنا، اس کی بیعت کرنا اور اسے میرا اسلام پہنچانا۔''

خاندانی حالات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ روحانی فرزند، ظِل کامل اور اسلام کا بطل جلیل 13 فروری 1835ء بمطابق 14 شوال 1250 ھجری، قادیان، پنجاب ہندوستان میں پیدا ہوا۔ آپ کے والد کا نام حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب اور والدہ کا نام چراغ بی بی صاحبہ تھا۔ آپ کا بچپن انتہائی سادگی اور پاکیزگی سے گذرا۔

اِبتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار

عالم جوانی میں 1864ء میں بذریعہ رویاء نور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ فرمایا کرتے تھے، ''آپ کا حسن و جمال اور ملاحت اور آپ کی پر شفقت و پر محبت نگاہ مجھے اب تک یاد ہے اور کبھی بھول نہیں سکتی۔''

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است

اس زیارت کے ساتھ ہی آپ کو ماموریت کے اشارے شروع ہوئے۔ 1868ء میں آپ کو الہام ہوا، ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''۔ اسی سال آپ نے ملک کے مختلف اخبارات میں مذہبی مضامین لکھنے کا سلسلہ شروع فرمایا۔ 1874ء میں آپ نے رویاء میں ایک فرشتے کو دیکھا جس نے آپ کو ایک نان پیش کرتے ہوئے کہا، ''یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔'' چھ جون 1876ء کو آپ کے والد صاحب کی وفات کے وقت آپ کو یہ الہام ہوا، ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔'' اِس کے ساتھ ہی کثرت مکالمات و مخاطبات کا آغاز ہوا۔ 1879ء میں آپ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''براہین احمدیہ'' کی تصنیف کا اعلان شائع فرمایا اور اگلے سال اس کے حصہ اول و دوم کی اشاعت ہوئی۔ اس کتاب نے مذہبی دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا اور اسلام کے دفاع اور ادیان باطلہ پر اُس کی برتری ثابت کرنے کے لئے ایک نیا راستہ دنیا کے سامنے کھولا گیا۔

1882ء کے اوائل میں آپ کو ماموریت کا پہلا الہام ہوا جو تقریباً ستر فقرات پر مشتمل تھا۔ اِسی سال براہین احمدیہ حصہ سوم کی اشاعت ہوئی اور آپ نے بہ بَانگ دُھل تمام مذاہب باطلہ کو نشان نمائی کی دعوت دی۔ مارچ 1885ء میں آپ نے ایک اشتہار کے ذریعہ مجددیت کے دعویٰ کا عام اعلان شائع فرمایا اور نشان نمائی کی عالمگیر دعوت دی۔

دعویٰ مجددیت

یہ اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں اردو اور انگریزی میں شائع کیا گیا اور ایشا، یورپ اور امریکہ کے تمام بڑے بڑے مذہبی لیڈروں، سیاسی مدبروں اور دانشوروں کو بھیجا گیا۔

اپنی ایک تصنیف کتاب البریہ صفحہ 168 کے حاشیہ پر آپ تحریر فرماتے ہیں:

''جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے مجھے الہام کے ذریعہ خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔''

اِس حکمِ خداوندی کی اشاعت کے بعد آپ دنیا میں پہلی دفعہ ایک مجدد کی حیثیت سے روشناس ہوئے۔

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

چلہ کشی اور اعلان بیعت

22 جنوری 1886ء کو آپ چلّہ کشی کے لئے ہوشیار پور تشریف لے گئے اور چالیس دن کی شب و روز گریہ وزاری کے بعد ''پیشگوئی مصلح موعود'' جیسا قبولیت دعا کا روشن اور چمکتا ہوا نشان دنیا کے سامنے پیش کیا۔

جون 1888ء میں احکم الحاکمین نے آپ کو لوگوں سے بیعت لینے کا حکم دیا۔ یکم دسمبر 88ء کو آپ نے بیعت کا اعلان عام شائع فرمایا اور 12 جنوری 1889ء کو اشتہار کے ذریعہ دس شرائط بیعت دنیا کے سامنے پیش کیں۔

23 مارچ 1889ء دین اسلام اور مذاہب عالم کی تاریخ کا وہ یادگار اور بابرکت دن ہے جب مسیح محمدی نے اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل درآمد کرنے والی ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جس کی خبر مخبر صادقؐ چودہ سو سال قبل دے چکے تھے اور چالیس افراد کا قافلہ تجدید دین کی مہم پر کمر بستہ ہوا۔

اب اسی گلشن میں لوگو راحت وآرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

اگلے سال یعنی 1890ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے دعویٰ مسیحیت فرمایا۔ دسمبر 1891ء میں جماعت کی تعلیم وتربیت اور تبلیغ کے لئے ایک نئے آسمانی نظام کی بنیاد رکھی گئی جسے ''جلسہ سالانہ'' کہتے ہیں۔

ادیان عالم پر دین اسلام کی عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ برتری ثابت کرنا اور اسے زندہ، کامل اور مکمل مذہب کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنا آپ کی زندگی کا مقصد تھا اور آپ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک چومکھی لڑائی میں مصروف تھے۔ آپ فرماتے ہیں:

''میں اس مولا کریم کا اس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اُس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت کا مجھ کو اس قدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں۔ اگرچہ میں اس دنیا کے لوگوں سے تمام امیدیں قطع کر چکا ہوں مگر خدا تعالیٰ پر میری امیدیں نہایت قوی ہیں۔ سو میں جانتا ہوں کہ اگرچہ میں اکیلا ہوں مگر پھر بھی میں اکیلا نہیں وہ مولیٰ کریم میرے ساتھ ہے اور کوئی اس سے بڑھ کر مجھ سے قریب تر نہیں۔ اُسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ روح ملی ہے کہ دکھ اٹھا کر بھی اس کے دین کے لئے خدمت بجالاؤں اور اسلامی مہمات کو بشوق وصدق تمام تر انجام دوں۔ اس کام پر اُس نے آپ مجھے مامور کیا ہے، اب کسی کے کہنے سے میں رک نہیں سکتا اور نہ نعوذ باللہ اُس کے الہامی احکام کو بنظر استخفاف دیکھ سکتا ہوں بلکہ ان مقدس حکموں کی نہایت تکریم کرتا ہوں، اور چاہتا ہوں کہ میری ساری زندگی اسی خدمت میں صرف ہو۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 35)

20 مارچ اور 6 اپریل 1894ء کو مخبر صادق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کسوف وخسوف والی حدیث بڑی شان سے پوری ہوئی جب یکے بعد دیگرے چاند اور سورج کو گرہن لگا۔

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

مخالفت کا آغاز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب خدا کے حکم سے دنیا کے سامنے مجدد و مہدی اور مسیح ہونے کا اعلان کیا تو سنت انبیاء کے مطابق مخالفت کا ایک طوفان اٹھا۔ کیا مسلمان، کیا ہندو، کیا عیسائی سب آپ کے دشمن اور درپے آزار ہوئے، مسلمان کہلانے والوں کی طرف سے آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے اور آپ کو دجال اور ملحد کہا گیا اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں نے نت نئے حربوں کے ساتھ آپکے گرد گھیرا تنگ کرنے کی کوشش کی، لیکن اس جری اللہ نے بڑی متانت کے ساتھ یہ اعلان فرمایا:

سخت جاں ہیں ہم کسی کے بغض کی پروا نہیں
دل قوی رکھتے ہیں ہم دردوں کی ہے ہم کو سہار

لدھیانہ میں ورود مسعود

4 نومبر 1905ء کو لدھیانہ شہر میں ہزاروں افراد کی موجودگی میں امام الزمان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

''میں اس شہر میں چودہ برس کے بعد آیا ہوں اور میں ایسے وقت میں اس شہر سے گیا تھا جبکہ میرے ساتھ چند آدمی تھے اور تکفیر تکذیب اور دجال کہنے کا بازار گرم تھا اور میں لوگوں کی نظر میں اس انسان کی طرح تھا جو مطرود اور مخذول ہوتا ہے اور ان لوگوں کے خیال میں تھا کہ تھوڑے ہی دنوں میں یہ جماعت مردود ہو کر منتشر ہو جائے گی اور اس سلسلہ کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ چنانچہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی کوششیں اور منصوبے کئے گئے اور ایک بڑی بھاری سازش میرے خلاف یہ کی گئی کہ مجھ پر اور میری جماعت پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا۔ اور سارے ہندوستان میں اس فتویٰ کو پھرایا گیا۔ میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ سب سے اول مجھ پر کفر کا فتویٰ اس شہر کے چند مولویوں نے دیا مگر میں دیکھتا ہوں اور آپ دیکھتے ہیں کہ وہ کافر کہنے والے موجود نہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے ابتک زندہ رکھا اور میری جماعت کو بڑھایا۔''

(لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 249-250)

ہستی باری تعالیٰ، توحید باری تعالیٰ، صفات باری تعالیٰ، اپنے آقا ومطاع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام، آپ کی حیثیت، آپ کے روحانی افاضات کا زندہ جاوید، اور جاری وساری ہونا، اسلام کا ایک کامل ومکمل دین ہونا، اسلام کا ادیان باطلہ کے مقابل پر سچا ہونا، مسیح موعود کی صداقت اور قبولیت دعا کے نشان، جماعت کی تربیت، بہبود و بہتری اور روحانی ترقی ایسے اور اس سے ملتے جلتے مضامین پر تصنیف وتالیف کا سلسلہ ساتھ ساتھ جاری رہا۔ اس دعویٰ اور اعلان کے ساتھ،

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر ملے کوئی اُمید وار

فرض تبلیغ ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''اے لوگو تم پر واضح رہے کہ دین کی تائید کیلئے ایک شخص بھیجا گیا لیکن تم نے اسے شناخت نہیں کیا۔ وہ تمہارے درمیان ہے اور یہی ہے جو بول رہا ہے۔ پر تمہاری آنکھوں پر بھاری پردے ہیں۔ اگر تمہارے دل سچائی کے طلب گار ہوں تو جو شخص خدا تعالیٰ کے ہمکلام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا آزمانا بہت سہل ہے۔ اسکی خدمت میں آؤ اس کی صحبت میں دو تین ہفتے رہو تا اگر خدا چاہے تو ان برکات کی بارشیں جو اس پر ہو رہی ہیں اور وہ حقانی وحی کے انوار جو اس پر اتر رہے ہیں اُن میں سے تم بچشم خود دیکھ لو۔ جو ڈھونڈتا ہے وہی پاتا ہے۔ جو کھٹکھٹاتا ہے اُسی کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اگر تم آنکھیں بند کر کے اور اندھیری کوٹھڑی میں چھپ کر یہ کہو کہ آفتاب کہاں ہے تو یہ تمہاری عبث شکایت ہے۔ اے نادان اپنی کوٹھڑی کے کواڑ کھول اور اپنی آنکھوں پر سے پردہ اُٹھا، تا تجھے آفتاب نہ صرف نظر آوے بلکہ اپنی روشنی سے تجھے منور کرے۔''

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 41)

مسلمانوں کو نصیحت

اہل اسلام سے مخاطب ہو کر وہ سلطان القلم لکھتا ہے:

"میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے۔ اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے اور میں اِسی لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں۔ سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ کیا ضرور نہ تھا کہ ایسی عظیم الفتن صدی کے سر پر جس کی کھلی کھلی آفات ہیں ایک مجدد کھلے کھلے دعویٰ کے ساتھ آتا۔ سو عنقریب میرے کاموں کے ساتھ تم مجھے شناخت کرو گے۔ ہر ایک جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اُس وقت کے علماء کی ناسمجھی اُس کی سدّ راہ ہوئی۔ آخر جب وہ پہچانا گیا تو اپنے کاموں سے پہچانا گیا کہ تلخ درخت شیریں پھل نہیں لا سکتا۔

اور خدا غیر کو وہ برکتیں نہیں دیتا جو خاصوں کو دی جاتی ہیں۔ اے لوگو! اسلام نہایت ضعیف ہو گیا ہے اور اعداء دین کا چاروں طرف سے محاصرہ ہے اور تین ہزار سے زیادہ مجموعہ اعتراضات کا ہو گیا ہے۔ ایسے وقت میں ہمدردی سے اپنا ایمان دکھاؤ اور مردان خدا میں جگہ پاؤ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔"

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 36)

اپنی ایک اور تصنیف لطیف میں فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدّث، مجدد سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کے لئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دیئے گئے، وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں، امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔ اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے، سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امامُ الزّمان میں ہوں۔ اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے۔"

(ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 495)

تمام مذاہب کے نمائندوں کو پیغام

جمیع اقوام اور جمیع عالم کی طرف بھیجے گئے عالی مرتبت رسول کے اس غلام کامل نے جمیع مذاہب کے نمائندوں کو ان الفاظ میں مخاطب کیا:

"میں بکمال ادب و انکسار حضرات علماء مسلمانان و علماء عیسائیاں و پنڈتان ہندوان و آریان یہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہے۔ انہی معنوں سے میں مسیح موعود کہلاتا ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں۔ میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کے لئے تلوار اٹھائی جائے اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں۔ اور میں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے اِن تمام غلطیوں کو دور کر دوں اور پاک اخلاق اور بردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف اُن کو بلاؤں۔ میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے، انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بد اخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔"

(اربعین نمبر 1۔ روحانی خزائن، جلد 17 صفحہ 343-344)

ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:

"اور میں اُسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اُس نے ابراہیم سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰق سے اور اسمٰعیل سے اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسیٰ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آپ کی اُمّت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ اور میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہیں اور بجز اس کے میری نبوت کچھ بھی نہیں۔"

(تجلّیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 411-412)

مسیح موعود علیہ السلام کا مقام

اپنے مقام اور حیثیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

"یہ نادان مولوی اگر اپنی آنکھیں دیدہ و دانستہ بند کرتے ہیں تو کریں سچائی کو اس سے کیا نقصان؟ لیکن وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ بہتیرے فرعون طبع ان پیشگوئیوں پر غور کرنے سے غرق ہونے سے بچ جائیں گے۔ خدا فرماتا ہے کہ میں حملہ پر حملہ کروں گا یہاں تک کہ میں تیری سچائی دلوں میں بٹھا دوں گا۔ پس اے مولویو! اگر تمہیں خدا سے لڑنے کی طاقت ہے تو لڑو۔ مجھ سے پہلے ایک غریب انسان مریم کے بیٹے سے یہودیوں نے کیا کچھ نہ کیا اور کس طرح اپنے گمان میں اس کو سولی دے دی مگر خدا نے اس کو سولی کی موت سے بچایا۔ اور یا تو وہ زمانہ تھا کہ اس کو صرف ایک مکّار اور کذّاب خیال کیا جاتا تھا اور یا وہ وقت آیا کہ اس قدر اس کی عظمت دلوں میں پیدا ہو گئی کہ اب چالیس کروڑ انسان اس کو خدا کر کے مانتا ہے۔ اگرچہ ان لوگوں نے کفر کیا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا مگر یہ یہودیوں کا جواب ہے کہ جس شخص کو وہ ایک جھوٹے کی طرح پیروں کے نیچے کچل دینا چاہتے تھے وہی یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس کروڑ انسان اسے سجدہ کرتے ہیں۔ اور بادشاہوں کی گردنیں اس کے نام کے آگے جھکتی ہیں سو میں نے اگرچہ یہ دعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا میں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہو گا۔ میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہیے تھا۔ اور

میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشتِ خاک کو اسنے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔''

(تجلیاتِ الٰہیہ۔روحانی خزائن، جلد20،صفحہ 409-410)

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزّت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے
خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سُنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اُسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں سے نمونہ کے طور پر کسی قدر اس کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ اگر اس کے معجزانہ افعال اور کھلے کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو میں اس کے مکالمہ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا۔ اور نہ یقیناً کہہ سکتا کہ یہ اُس کا کلام ہے پر اسنے اپنے اقوال کی تائید میں وہ افعال دکھائے جنھوں نے اُس کا چہرہ دکھانے کے لئے ایک صاف اور روشن آئینہ کا کام دیا۔''

(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن، جلد22،صفحہ 503)

خدا کے اس جری پہلوان کو اپنے مقام کی پہچان خود رب العرش نے کروائی تھی۔ آپ کو اپنے مجدد، مہدی، مسیح موعود اور امتی نبی ہونے پر پختہ اور غیر متزلزل ایمان تھا۔ ''جری اللہ فی حُلَل الانبیاء'' کے آسمانی الہام کو آپ نے ان الفاظ میں دنیا کے سامنے پیش فرمایا:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

مخالفین کی طرف سے آپؑ پر جھوٹے الزامات

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی زندگی میں مخالفین نے آپ پر مختلف قسم کے جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات بنائے اور ہر ممکن حربے سے آپ کو قانون کے شکنجے میں پھنسانے کی کوشش کی لیکن خدا کے شیر کی طرف سے یہی صدا بلند ہوتی رہی:

ہے سرِ راہ پر مرے وُہ خود کھڑا مولیٰ کریم
پس نہ بیٹھو میری رہ میں اَے شریرانِ دیار
انبیاء سے بغض بھی اے غافلو اچھا نہیں
دور تر ہٹ جاؤ اس سے ہے یہ شیروں کی کچھار

بہت سے مخالفین آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کی زندگی میں واصل جہنم ہوئے، اور آپ کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر گئے۔ مثلا ایک بد زبان پنڈت لیکھرام پشاوری جو آپ کے آقا و مطاع سید المعصومین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا تھا، آپ کی پیشگوئی کے مطابق 6 مارچ 1897ء کو واصل جہنم ہوا۔

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

ایک طرف اپنے آسمانی آقا کی محبت میں آپ کی جان گداز تھی تو دوسری طرف مخلوق خدا کو ضلالت اور گمراہی سے نکالنے کا جوش آپ کے سینہ میں موجزن تھا۔ اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں:

''میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرّک یہ ہے کہ میں نے سونے کی ایک کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے۔ اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے، وہ ہیرا کیا ہے؟ سچّا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا۔ اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا میرا دل انکے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ اور ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی کے جواہرات ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔''

(اربعین نمبر1۔روحانی خزائن، جلد17،صفحہ 344)

نبی کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت

ایک نبی کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت اور مخالفین کے مقابل پر کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ دعا ہے، یہ وہ ہتھیار ہے جسے ہر زمانے کے نبی نے بڑی کامیابی سے استعمال کیا اور زندہ خدا سے زندہ تعلق کی وجہ سے ہر میدان میں اسے فتح نصیب ہوئی۔ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بد زبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر آپ لوگ مجھے کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رورو کر میرا استیصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی، اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ لوگ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدے میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں، جو شخص میرے پر بددعا کرے گا وہ بددعا اسی پر پڑے گی۔ جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اس پر لعنت ہو وہ لعنت اس کے دل پر پڑتی ہے مگر اسے خبر نہیں۔ ... کوئی زمین پر نہیں مرتا جب تک آسمان پر نہ مارا جائے۔ میری روح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے۔ کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور ان کے زندہ اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر ان کے مونہہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانش مند آپ لوگوں کی جماعت سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کاروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو؟ خدا کے نشان آسمانی بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر بدقسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں انکا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا! تو اس امت پر رحم کر۔ آمین۔''

(اربعین نمبر4۔روحانی خزائن، جلد17،صفحہ 472-473)

اپنی جماعت کے لوگوں کی تربیت

امام الزمان نے مادر مہربان کی طرح ان لوگوں کی تربیت کی جو دنیا سے الگ ہو کر اِس پاک جماعت میں داخل ہوئے جو زمین پر خدا کی آخری جماعت ہے۔ دن رات آپ کی پاک زبان سے معرفت کے وہ موتی نکلتے اور حکمت کے وہ دریا بہتے جو پیاسے دلوں کو سیراب کرتے۔ آپؑ نے تحریر، تقریر اور عمل کے ساتھ پوری تندہی اور جانفشانی سے اس کام کو سرانجام دینے کی کوشش کی اور آپ کی زندہ راتوں کی دعائیں اس عمل میں کھاد کا کام دیتی رہیں۔ ''کشتی نوح'' وہ بے مثال کتاب ہے جس میں آپ نے انتہائی واضح الفاظ میں اپنی جماعت کے لئے زندگی کی راہیں متعین کیں اور کھوٹے کھرے میں امتیاز قائم کر دیا۔ تذکرۃ الشہادتین آپ کی وہ لازوال تصنیف ہے، جس میں آپ نے اپنی جماعت کو انتہائی فکر انگیز نصائح فرما کر اپنے منصب نبوت کا حق ادا کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو وہ قادر کریم آپ کو سفر آخرت کے لئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بد قسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔ اے سعادت مند لوگو تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے، خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن وہ شخص جو خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو جب کہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا کی قوت سے دور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کو دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں۔ اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کی رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔''

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 63)

خالق اور مخلوق کے درمیان رشتہ جوڑنے کا واحد ذریعہ عبادت ہے۔ آپ علیہ اسلام نے اپنی جماعت کو عبادت کی طرف توجہ دلانے کے لئے دن رات کوشش کی اور خاص طور پر نمازوں کی ادائیگی کی طرف بھرپور انداز سے توجہ دلائی۔ اس وضاحت کے ساتھ کہ غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''اِس کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے، اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟ پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفّر اور مکذّب یا متردّد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ اِمامکم منکم یعنی مسیح جب نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے اعمال حبط ہو جائیں۔ اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھ خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اس کی کوئی عزت نہیں۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن، جلد 17، حاشیہ صفحہ 64)

منکرین اور مخالفین کے لئے انذار

منکرین اور مخالفین کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں یہ کہتا ہوں کہ چونکہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہیں۔ پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حُجّت ہو چکا ہے اور میرے دعوے پر وہ اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہیں کہ اُس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے میں بھیجا گیا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی۔ ایسا ہی عقیدہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بارہ میں یہی ہے کہ جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پہنچ چکی ہے اور وہ آپ کی بعثت سے مطلع ہو چکا ہے، خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے بارہ میں اس پر اتمام حجت ہو چکا ہے، وہ اگر کفر پر مر گیا تو ہمیشہ کی جہنم کا سزاوار ہوگا۔''

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 184-185)

احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئیاں بڑے تواتر اور کثرت کے ساتھ موجود ہیں اور مسلمانوں کی اکثریت سمیت دنیا کی بڑی تعداد اس عقیدہ پر قائم ہے کہ اِن پیشگوئیوں کا حقیقی مصداق عیسیٰ ابن مریم ہے لیکن امام الزمان فرماتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے سے تو ہاتھ دھو بیٹھنا چاہیے ہر ایک مخالف یقین رکھے کہ اپنے وقت پر دہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا اور مرے گا مگر حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہوگا۔ جس قدر مولوی اور ملاّں ہیں اور ہر ایک اہل عناد جو میرے مخالف کچھ لکھتا ہے وہ سب یاد رکھیں کہ اس امید سے وہ نامراد مریں گے کہ حضرت عیسیٰ کو وہ آسمان سے اترتے دیکھ لیں۔ وہ ہرگز ان کو اترتے نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ بیمار ہو کر غرغرہ کی حالت کو پہنچ جائیں گے اور نہایت تلخی سے اس دنیا کو چھوڑیں گے۔ کیا یہ پیشگوئی نہیں؟ کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پوری نہیں ہوگی! ضرور پوری ہوگی۔ پھر اگر ان کی اولاد ہوگی تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اسی طرح وہ بھی نامراد مریں گے اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اترے گا۔ اور پھر اگر اولاد کی اولاد ہوگی تو وہ بھی اس نامرادی سے حصہ لیں گے۔ اور کوئی ان میں سے حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 369)

(باقی صفحہ 28)



حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور
امنِ عالم

مکرم مولانا طاہر محمود احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ

خدائے علیم وحکیم نے دنیا کو پہلے سے خبردار کر دیا تھا کہ آخری زمانہ میں آدم اور شیطان کا دوبارہ معرکہ ہوگا جس میں شیطان اپنے پورے لاؤ لشکر کے ساتھ میدانِ کارزار میں نکلے گا۔ اپنی پوری طاقت کا مظاہرہ کرے گا۔ دوسری طرف خدائے جلّ شانہٗ آدمِ ثانی کو دعا کے ہتھیاروں کے ساتھ اس فیصلہ کن جنگ کے لئے مبعوث کرے گا جس کے سامنے دشمن ٹھہر نہیں سکے گا اور پُرامن طریق سے فتح وظفر خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جری اللہ فی حلل الانبیاء کے قدم چومے گی۔

''لکھا ہے کہ جب مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا کیونکہ مسیح نہ تلوار اُٹھائے گا اور نہ کوئی اور زمینی ہتھیار ہاتھ میں پکڑے گا بلکہ اُس کی دُعا اُس کا حربہ ہوگا اور اُس کی عقدِ ہمت اُس کی تلوار ہوگی۔ وہ صلح کی بنیاد ڈالے گا اور بکری اور شیر کو ایک ہی گھاٹ پر اکٹھے کرے گا اور اس کا زمانہ صلح اور نرمی اور انسانی ہمدردی کا زمانہ ہوگا۔ ہائے افسوس کیوں یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ تیرہ سو برس ہوئے کہ مسیح موعود کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مونہہ سے کلمہ یَضَعُ الْحَرب جاری ہو چکا ہے۔''

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 8)

موجودہ حالات

اگر آج کل دنیا پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا ایک غیر معمولی بے چینی کا شکار ہو رہی ہے۔ اسلامی ممالک میں حیرتناک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ افراد کے دل سکون سے عاری ہیں اور انسانی دماغ افکار کی آماجگا بن رہے ہیں۔ افراد بھی غیر مطمئن ہیں، قومیں بھی بے تاب ہیں اور ممالک ہر گھڑی ہولناک خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ انسانیت تباہی کے گڑھے کے کنارے پر ہے اور خوفناک بربادی کے بادل قوموں اور ملکوں کے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔ ہر ملک کے سیاست دان آنے والے خطرہ کے پیش نظر اپنی حفاظت کے خیال سے یا اسے اپنے دشمنوں کی بیخ کنی کی نیت سے تباہ کن اسلحہ کی تیاری میں ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہے ہیں۔ ایٹمی ایجادات کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ملکوں کی آمدنی کا بہت گراں قدر حصہ ہتھیاروں کی تیاری میں صرف ہو رہا ہے۔ بظاہر وہ یہ سب کچھ امنِ عالم کے نام پر کر رہے ہیں مگر دور بین نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ یہ طور طریقے امن قائم کرنے کے نہیں بلکہ تباہی و بربادی کے ہیں۔

مادی ترقیات نے انسان کو دنیا کے حصول کے لئے دیوانہ کر رکھا ہے۔ ہر جگہ استحصال بالجبر اور ناجائز ذرائع سے حصولِ زر کے لئے زبردست جنگ جاری ہے۔ اخلاقی اقدار کو خیر باد کہہ دیا گیا ہے اور باہمی اخوت اور للّٰہی ہمدردی ایک قصہ پارینہ ہو کر رہ گئی ہے۔

ان حالات میں افراد کے دل بھی سکون اور طمانیت سے خالی ہیں اور قومیں بھی بہ حیثیت مجموعی امن کی نعمت سے محروم نظر آتی ہیں۔ پس آج دنیا اَمن کا گہوارہ کیسے بن سکتی ہے؟ اس کا جواب صرف اور صرف امن پسند جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام سے ہی مل سکتا ہے، جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی۔

لڑائی جھگڑوں کی وجوہات

۱۔ مذہبی اور اعتقادی

مذہبی اختلافات اور نظریاتی تضاد پر مبنی لڑائیاں اَمن کو برباد کر دیتی ہیں۔ اور قوموں اور ملکوں میں نہ ختم ہونے والی جنگ کا آغاز کر دیتی ہیں۔

۲۔ مادی اور جسمانی

مادی حرص وہوس میں انسان اندھے ہو جاتے ہیں۔ حقائق ان کی نظر سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔ ناجائز ذرائع کو استعمال کر کے وہ دوسروں کی حق تلفی کرتے ہیں اور ظلم کے نتیجہ میں تباہی اور بربادی کا باعث بن جاتے ہیں۔ یہ موجبات بھی امن کو تہ وبالا کر دیتے ہیں اور انسانوں کے سکون کو چھین لیتے ہیں اور مسلسل بے چینی پیدا کر دیتے ہیں۔

اگر غور کیا جائے تو بڑے بڑے ممالک کی موجودہ سرد جنگ نظریاتی جنگ ہے جس میں آخر تباہ کن آلات استعمال ہو سکتے ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں اعتقادی اختلافات موجبِ پرخاش بن جاتے ہیں، جس سے ماضی میں نہایت بھیانک جنگیں ہو چکی ہیں اور اگر آج بھی یہ اختلاف شدت اختیار کر جائیں تو دنیا کا امن برباد ہو سکتا ہے۔ اقتصادی غلبہ کا خیال بھی قوموں کے لئے بربادی کا باعث بن رہا ہے۔ غرض دنیا کی موجودہ بے چینی کے اسباب و موجبات انہی دو قسموں میں محدود ہیں یا وہ اعتقادی اور نظریاتی ہیں یا مادی اور اقتصادی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان موجبات اور اسباب کا ازالہ کئے بغیر دنیا کی حالت بدل نہیں سکتی اور قلوب میں امن پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اب ہم دنیا کی موجودہ بے امنی کی حالت اور اس کے موجبات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اسلام کے پیش کردہ اصولوں پر غور کریں جن سے وہ دنیا کے افراد کو امن کا پیغام دیتا ہے اور اُن کے قلوب میں سکینت اور اطمینان پیدا کرنے کی راہ بتاتا ہے۔

امن پیدا کرنے کے بہترین اُصول

اسلام نے ہر قسم کے موجبات نزاع و بے اَمنی کے حل کے لئے دونوں قسم کے اُصول بیان فرمائے ہیں۔ اس نے اعتقادی اور نظریاتی طور پر بھی ہماری راہ نمائی کی ہے اور مادی اور اقتصادی رنگ میں بھی پُرامن اور اعلیٰ تعلیمات پیش کی ہیں۔ میں اسلام کے پیش کردہ احسن طریق بیان کرتا ہوں۔ ان پر عمل پیرا ہونے سے دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے اور انسانی قلوب اطمینان سے لبریز ہو سکتے ہیں۔

توحیدِ خالق

اعتقادی اور نظریاتی طور پر اسلام نے بنیادی طریق یہ پیش فرمایا ہے کہ ساری دنیا‘ سارے ملکوں اور ساری کائنات کا ایک خالق ہے۔ایک مالک ہے۔ایک پیدا کرنے والا ہے۔ہم سب انسان‘ گورے ہوں یا کالے‘سب اس کے بندے ہیں اور وہ ہم سب کا اکیلا رب ہے۔ ہر انسان اپنے اعمال اور اقوال کے لئے اس کے سامنے جواب دہ ہے۔

اسلام کا یہ عقیدہ واقعاتی طور پر درست اور حقیقت ہونے کے علاوہ دنیا کے امن کے لئے بمنزلہ ایک بنیادی چٹان ہے۔اس عقیدہ سے دل کی پاکیزگی کے علاوہ اخلاقی قدریں پیدا ہوتی ہیں۔ انسانوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے اور وہ سب اپنے خدا کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

توحید باری تعالیٰ جو دنیا سے مفقود ہوتی جارہی تھی،حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا اور اس کی محبت دلکش انداز سے دلوں میں بٹھادی۔آپ فرماتے ہیں۔

’’ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔کس دَف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔‘‘

(کشتی نوح۔روحانی خزائن،جلد 19،صفحہ 21-22)

باہمی مساوات

عقیدہ توحید باری تعالیٰ اَمن کے قیام کے لئے دوسرے بنیادی اصل کی اَساس بھی ہے۔مراد اس سے انسانوں کی باہمی مساوات ہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے۔وہ سب کا خالق ہے اور وہ سب انسان یکساں طور پر برابر اس کے بندے ہیں۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے مشرق ومغرب یا گورے کالے کا کوئی امتیاز نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّھَاالنَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْاط اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

(سورۃ الحجرات 14:49)

ترجمہ: کہ سب لوگ ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں۔گروہ اور قبیلے صرف باہمی تعارف کا ذریعہ ہیں نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم۔انسانوں میں سے اللہ کے ہاں زیادہ باعزت وہی ہے جو زیادہ نیکوکار اور تقویٰ شعار ہے۔

جب سب لوگ برابر ہیں تو انسانوں کو اعلیٰ واَدنیٰ قرار دے کر دنیا میں بدامنی کی لہر پیدا کرنا خطرناک ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَایَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ کہ کوئی قوم اپنے آپ کو دوسری قوم سے بہتر اور اعلیٰ ٹھہرا کر دوسروں کی تحقیر نہ کرے کیونکہ مستقبل کی جدوجہد سے ہی پتہ لگے گا کہ بنی نوع انسان کے لئے کس کا وجود زیادہ مفید اور فائدہ مند ہے۔

’’تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔‘‘

(کشتی نوح۔روحانی خزائن،جلد 19،صفحہ 12-13)

اسلام کے ظہور کے وقت قوموں میں عداوتیں موجود تھیں اَچھوت اور برہمن کی تمیز کارفرما تھی۔غلام اور آقاء کی تفریق نے انسانوں کے حصے بخرے کر دیئے تھے۔قرآن مجید نے فرمایا۔

لَایَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْاط اِعْدِلُوْا قف ھُوَاَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ (سورۃ المائدۃ 9:5)

دیکھو کسی قوم کی پرانی دشمنی تمہیں آج اللہ تعالیٰ کے اس اصل کو ماننے سے نہ روکے کہ سب قومیں برابر ہیں۔تمہیں بہرحال اس نظریہ کو اپنانا چاہیے۔اسی سے امن قائم ہوگا۔اسی سے انصاف کی بنیاد رکھی جائے گی۔یہی تقویٰ کی راہ ہے۔

تمام انبیاء کا احترام

اسلامی قضاء کے سامنے سب برابر ہیں۔شہری حقوق میں اسلامی نقطہ نگاہ سے کافر اور مومن یکساں ہیں۔ اسلام کے مساوات کے نظریہ کا لازمی نتیجہ تھا کہ اسلام یہ تسلیم کرتا ہے کہ وہ خدا جو رب العالمین ہے اسرائیلیوں یا اسماعیلیوں ہی کا خدا نہیں بلکہ سب جہانوں کا رب ہے۔جس طرح اس نے سب انسانوں کے اجسام کی بقاء اور حفاظت کے لئے غذا مہیا کی‘اسی طرح ضروری تھا کہ وہ سب انسانوں کی ارواح کی بقاء اور نشوونما کے لئے ہر قوم کی ہدایت کا سامان بھی کرتا۔چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرًا کہ خدا کی طرف سے ہر قوم میں نبی اور رسول گزرے ہیں۔ وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ۔ہر قوم کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہادی اور راہنما بھیجے ہیں۔ یہ عقیدہ ایک واضح صداقت اور عالمگیر قانون کے مطابق ہے۔علاوہ ازیں اس سے امنِ عالم کی نہایت مستحکم بنیاد رکھی جاتی ہے۔ ہر مذہب کے پیرو اپنے اپنے پیشواء کی عزت واحترام کے قیام کے لئے فدا ہونے کے لئے تیار ہیں۔مگر باقی اہل مذاہب تو صرف اپنے اپنے مذہب اپنی اپنی قوم کے نبیوں اور رشیوں پر ایمان لاتے ہیں۔

دوسرے ملکوں اور قوموں کے نبیوں پر ان کے ہاں ایمان لانے کے لئے کوئی تاکید نہیں۔یہی وجہ ہے کہ مختلف مذاہب کے بعض غلط کار پیرو دوسرے مذاہب کے مقدسوں کی بے حرمتی کا ارتکاب کر کے اَمن کو برباد کرنے والے بن جاتے ہیں۔اسلام نے کہا ہے کہ دوسروں کی دلآزاری نہ کرو بلکہ اس نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ مشرق ومغرب کے سب رشیوں اور نبیوں کو خدا کا برگزیدہ تسلیم کریں۔ وہ گورے اور کالے سب انسانوں کے پیشواؤں کو اپنا نبی اور رسول یقین کرتے ہیں کیونکہ خدائے رب العالمین نے ان جملہ راستبازوں اور مختلف قوموں اور مختلف ملکوں میں اور مختلف زبانوں میں صداقت کے قائم کرنے والے کے لئے نورانی مشعلیں جلا رکھی ہیں۔

’’پس یہ اصول نہایت پیارا اور اَمن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔‘‘

(تحفہ قیصریہ۔روحانی خزائن،جلد 12،صفحہ 259)

اقتصادی نظام

مال و دولت کے باعث جو تنازعات پیدا ہوتے ہیں اسلام نے ان کے حل کے لئے بڑے جامع اصول مقرر فرمائے ہیں۔

قرآن مجید نے خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا کہہ کر کائنات کی ساری نعمتوں کو ساری انسانیت کے لئے عام قرار دیا اور سب لوگوں کو زمین کی مادی نعمتوں سے متمتع ہونے کا حق دیا ہے۔

سرمایہ داری کی اسلام نے مذمت کی ہے فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ (التوبۃ 9 :34)

کہ جو لوگ اپنے جمع کردہ سونے اور چاندی پر سانپ کی طرح بیٹھے رہتے ہیں اور بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے انہیں خرچ نہیں کرتے ہیں وہ بڑے ظالم ہیں وہ خدا کی ناراضگی کو حاصل کریں گے۔

اسلامی قانون کے مطابق ہر شخص کے لئے ضروریات زندگی کا مہیا ہونا لازمی ہے۔ کسی شخص کو ان سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ سورۃ طٰہٰ میں وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى (طٰہٰ 20:120) میں اسی طرف اشارہ ہے۔ احادیث میں بھی اس کی تصریح ہے۔

اسلام نے قدرتی ذرائع سے سب کے لئے استفادہ کا یکساں حق دیا ہے۔ مگر ساتھ ہی انسانوں کی استعدادوں کی منصۂ شہود پر لانے کے لئے اپنی کاہلی اور تعطل سے بچانے کے لئے اور ان کی اخلاقی ترقی کے لئے ان میں سے ہر ایک کی ملکیت کے حق کو تسلیم کیا ہے۔

اگر آپ اسلام کے اس ترقی بخش اور عافیت خیز قانون کی تفصیلات پر غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سرمایہ داری اور بالشوازم ایسی دو انتہائیں ہیں جن سے انسانوں میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ ہاں اسلامی نظریۂ اقتصادیات درمیانی کامیاب راہ ہے۔

اسلام Capitalism سرمایہ کاری کے خلاف ہے۔ اس نے اس کو ختم کرنے کے لئے تفصیلی احکام جاری فرمائے ہیں۔ مجملاً عرض ہے کہ اس نے

1۔ ورثہ کو جاری فرمایا۔ 2۔ سُود کو حرام ٹھہرایا۔

3۔ تعاونی قرض کی تلقین کی۔ 4۔ تجارت کی ترغیب دی۔

5۔ صدقہ وخیرات اور کفارات مقرر فرمائے۔

دوسری طرف اسلام نے ہر انسان کو محنت کر کے کھانے کا حکم دیا۔ بھیک مانگنے کو ایک لعنت قرار دیا۔ بیکاری کو شیطانی کام ٹھہرایا۔

اگر ہر انسان اپنے کام میں منہمک ہو اور ان پاکیزہ نظریات کا قائل ہو تو دنیا میں امن واطمینانیت کا دَور دورہ ہو سکتا ہے اور فساد اور بے امنی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اخلاقی تعلیمات میں قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (سورۃ النور 24:31) ایک بہترین تجویز ہے جس سے امن کے قیام میں مدد ملتی ہے۔ اس ضمن میں بھی مکمل ضابطہ موجود ہے۔

جمہوری نظام

اسلام نے امن کی بنیاد رکھی ہے۔ حکومت ایک امانت قرار دیا ہے اور فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ

(سورۃ النساء 59:4)

اے انتخاب کرنے والو! یہ حکومت اور اقتدار کی امانت اپنے ووٹ کے ذریعے اُن لوگوں کے سپرد کرو جو واقعی اس کے اہل ہوں اور پھر آیت کے اگلے حصہ میں منتخب ہونے والے نمائندوں سے فرماتا ہے۔ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ کہ جب تم اقتدار حاصل کرو کسی کی جنبہ داری سے کام نہ لو۔

حکومت کے جملہ معاملات کو طے کرنے کے لئے اسلام نے اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ کا ارشاد فرمایا ہے کہ سب معاملات مشورہ سے طے ہونے چاہئیں۔

اسلام استبدادیت کا سخت مخالف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔ تو اس پر داروغہ نہیں۔ ان پر ان کی طوعی اطاعت کے بغیر ظالمانہ حکمرانی کرنے والا نہیں۔

ظاہر ہے کہ دنیا کے لئے جمہوری نظام ہی امن عالم کا ذریعہ ہے اگر آج بھی دنیا کے لوگ اسلام کی ہدایت کے مطابق صحیح اسلامی جمہوری نظام کو اپنا لیں تو دنیا میں امن قائم ہو جاتا ہے۔

بااختیار مصالحتی نظام

اسلام نے صلح اور محبت کی تلقین فرمائی ہے۔ افراد اور قوموں کو باہمی امن سے رہنے کی ہدایت کی ہے۔ ظلم اور بے انصافی سے روکا ہے اور یہاں تک فرمایا۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

(سورۃ الحجرات 10:49)

ترجمہ: لڑنے والے اور ایک دوسرے پر ظلم کرنے والے دو گروہوں میں صلح کراؤ۔ اگر ایک فریق ظلم پر اصرار کرے اور اپنی تعدی سے باز نہ آئے تو باقی امن پسند اقوام کا فرض ہے کہ ظالم کے ہاتھ کو ظلم سے روکنے کے لئے سب اکٹھے ہو کر اس کا مقابلہ کریں اور اسے ظلم سے باز رکھیں۔ ہاں جب ظالم باز آ جائے تو عدل وانصاف سے فیصلہ کر دیا جائے۔

یہ اصول ہی دراصل لیگ آف نیشنز اور اَب جمعیت اقوام متحدہ کے لئے بنیادی ہدایت ہے مگر افسوس، قرآن مجید کے اس اصل میں غیر جانبداری اور عدل کی جو لازمی شرط ہے وہ دوسرے نظاموں میں موجود نہ ہونے کے باعث انہیں اَمن عالم کے قائم کرنے میں ناکام بنا رہی ہے۔ کاش! مغربی قومیں اور اپنی جمعیتوں میں اَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ کے حکم پر عمل پیرا ہوں۔

''خدا حکم فرماتا ہے کہ تمام دُنیا کے ساتھ تم عدل کرو یعنی جس قدر حق ہے اُسی قدر لو اور انصاف سے بنی نوع کے ساتھ پیش آؤ اور اس سے بڑھ کر یہ حکم ہے کہ تم بنی نوع سے احسان کرو یعنی وہ سلوک کرو جس سلوک کا کرنا تم پر فرض نہیں محض مروّت ہے۔ مگر چونکہ احسان میں بھی ایک عیب مخفی ہے کہ صاحبِ احسان کبھی ناراض ہو کر اپنے احسان کو یاد بھی دلا دیتا ہے۔ اس لئے اِس آیت کے آخر میں فرمایا کہ کامل نیکی یہ ہے کہ تم اپنے بنی نوع سے اِس طور سے نیکی کرو کہ جیسے ماں اپنے بچہ سے نیکی کرتی ہے کیونکہ وہ نیکی محض طبعی جوش سے ہوتی ہے نہ کسی پاداش کی غرض سے یہ دِل میں ارادہ ہی نہیں ہوتا کہ یہ بچہ اس نیکی کے مقابل مجھے بھی کچھ عنایت کرے۔''

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 388)

حقوق وفرائض کا مکمل ضابطہ حیات

اَمن دل سے تعلق رکھتا ہے۔ اخلاق پر اس کی بنیاد ہے۔ اس لئے اسلام نے روحانیت اور اخلاق کے لئے اعلیٰ لائحہ عمل پیش کیا ہے۔ انسانی حقوق کی پوری تفصیل پیش کر دی ہے۔ گھر کے افراد میاں بیوی سے لے کر ملکی سلطنت تک، اور ایک ملک کی سلطنت سے لے کر عالمگیر حکومت تک کے متعلق ایسے تفصیلی احکام دیئے ہیں جن سے ہر شخص کو اپنے حقوق اور اپنی ذمہ داریوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ فساد کی بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگ اپنے حقوق تو لینا چاہتے ہیں مگر اپنے فرائض کو ادا کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ لیکن اسلامی ہدایات کی روشنی میں یہ صورت پیدا نہ ہوگی۔ بلکہ ہر شخص، ہر قوم اور ہر ملک اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے گا اور اپنے واجبات کو ادا کرے گا۔ اپنے حقوق کو حاصل کرنے کا کام کرنے والے کو اُجرت ملے گی اور مالک کو اس کا حق مل جائے گا۔ چونکہ فساد کی ایک بڑی وجہ مکمل اور منصفانہ ضابطہ نہ ہونا ہے اور اسلام نے اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ اس لئے اسلام ہی دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی جامعیت ہے علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور اسوۂ حسنہ پیش کر کے عملی تصویر بھی دکھا دی ہے۔

''حقوق العباد میں ظلم وزیادتی نہ کرو۔ اپنے فرائض منصبی نہایت دیانت داری سے بجالاؤ۔''

(ملفوظات۔ جلد 1، صفحہ 233)

''ابھی تو تم لوگ مخلوق کے حقوق کو بھی کَمَاحَقُّہٗ ادا نہیں کرتے۔

بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں اور اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظرِ حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاو گے اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔گو ان دو قسموں کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے مگر اس مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے۔جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا۔''

(ملفوظات۔جلد5،صفحہ 327-328)

آزادیٔ مذہب

جبر و اکراہ سے دنیا اور مذہب میں فساد برپا ہوتا ہے۔اسلام نے مذہبی جبر کو اتنا ناپسند فرمایا اور اسے امن عالم کے لئے اتنا مضر ٹھہرایا ہے کہ اسلام نے سب سے پہلے آزادیٔ مذہب کے مخالفین کی چیرہ دستیوں کے خلاف محاذ قائم کیا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ہجرتِ مدینہ کے بعد سب سے پہلا اہم کام یہ فرمایا کہ ایک میثاق کے ذریعہ مدینہ کے یہود، مشرکین اور مسلمانوں کو باہم آزادی سے رہنے کا پابند بنایا۔ ہر گروہ کو اپنے مذہب کی آزادی تھی۔صرف دلیل اور برہان کے ذریعہ ایک دوسرے کو تبلیغ کی جا سکتی تھی۔ میثاق مدینہ کی روح سے اہل شہر مذہبی آزادی کے علمبردار تھے اور تشدد اور زبردستی کے خلاف متفق تھے۔

اسی لئے یہ شرط بھی تھی کہ اگر باہر سے شہر پر کوئی حملہ آور ہو تو سب مل کر دفاع کریں گے۔البتہ اگر کسی خاص گروہ کے مخالفین حملہ کریں تو اس گروہ کے افراد اپنا دفاع کریں گے باقی اہل مذاہب امن اور صلح سے شہر کی اندرونی حفاظت میں پورے شریک ہوں گے۔

جب قریش مکہ نے جو جبر کے حامی تھے،مظلوم مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے مدنیہ پر حملہ کیا تو اسلام نے ان ظالموں کے خلاف دفاعی جنگ کا اعلان فرمایا۔اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ط وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ o (سورۃ الحج22 :40) کہ آج مظلوم مسلمانوں کو جن سے خواہ مخواہ جنگ چھیڑی جا رہی ہے، ہم اجازت دیتے ہیں کہ وہ بھی اپنا دفاع کریں یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مدد و نصرت پر قادر ہے۔

گویا اسلامی جنگوں کی بنیاد کفار کے جبر و تشدد کے دفاع کے لئے ہوئی ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

(سورۃ البقرۃ2:257)

ترجمہ: دین کے معاملہ میں جبر ہرگز روا نہیں۔ ہدایت گمراہی سے بالکل واضح ہو چکی ہے۔مذہب کی نبیاد دلیل اور برہان پر ہے۔

اگر اسلام کے اصل کو تسلیم کر لیا جائے اور ہر ملک کے باشندوں کو مذہبی آزادی کے ساتھ ساتھ حقِ خود اختیاری بھی حاصل ہو یقیناً دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے اور نہایت اچھی فضاء میں باہمی سمجھوتے ہو سکتے ہیں۔

''مذہبی امور میں آزادی ہونی چاہیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (سورۃ البقرۃ2:257) کہ دین میں کسی قسم کی زبردستی نہیں ہے۔اس قسم کا فقرہ انجیل میں کہیں بھی نہیں ہے۔لڑائیوں کی اصل جڑ کیا تھی۔اس کے سمجھنے میں ان لوگوں کو غلطی ہوئی ہے۔اگر لڑائی کا ہی حکم تھا تو تیرہ برس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو پھر ضائع ہی گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آتے ہی تلوار نہ اُٹھائی۔پس لڑنے والوں کے ساتھ لڑائیوں کا حکم ہے۔اسلام کا یہ اصول کبھی نہیں ہوا۔''

(ملفوظات جلد2،صفحہ 575)

''مذہبی آزادی کا دروازہ کسی حد تک کھلا رہنا ضروری ہے تا مذہبی علوم اور معارف میں لوگ ترقی کریں اور چونکہ اس عالم کے بعد ایک اَور عالم بھی ہے جس کے لئے ابھی سے سامان چاہئیے۔اس لئے ہر ایک حق رکھتا ہے کہ نیک نیتی کے ساتھ ہر ایک مذہب پر بحث کرے اور اس طرح اپنے تئیں اور نیز بنی نوع کو نجات اُخروی کے متعلق جہاں تک سمجھ سکتا ہے اپنی عقل کے مطابق فائدہ پہنچاوے۔''

(کتاب البریہ۔روحانی خزائن،جلد13،صفحہ 316)

''میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کے لئے تلوار اُٹھائی جائے اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں اور مَیں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں سے دُور کر دوں اور پاک اخلاق اور بُردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف اُن کو بلاؤں۔

مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دُنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ مَیں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدۂ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔مَیں صرف اُن باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اُصول۔''

(مجموعہ اشتہارات۔جلد3، اشتہار نمبر225،صفحہ 339-340)

معاہدات کی پابندی

جب قومیں مختلف ہیں اور حکومتوں کی پالیسی الگ الگ ہے تو ظاہر ہے کہ دنیا کا امن قوموں اور حکومتوں کے باہمی معاہدات پر موقوف ہوتا ہے۔لیکن اگر معاہدات کو محض کاغذ کا پرزہ قرار دے دیا جائے تو پھر امن کا خیال غلط ہے۔

اسلام نے حکم دیا ہے کہ ہمیشہ صاف بیانی سے اور سچائی سے کام لیا جائے۔ اپنی گواہی اور اپنے بیان اور اپنے معاہدات میں قولِ سدید کو اختیار کیا جائے۔ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا کا حکم دیا گیا ہے اور سچی گواہی کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ خواہ اس سچی گواہی کا نقصان تم کو یا تمہارے اعزہ و اقرباء یا تمہارے ماں باپ کو بھی پہنچے تمہارے لئے بہرحال سچ بولنا ضروری ہے جھوٹ یا جھوٹ سے ملوث ڈپلومیسی اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہے۔فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ

(سورۃ النساء4:136)

ایک طرف صاف گوئی اور صداقت شعاری کی یہ تلقین کی ہے تو دوسری طرف اسلام نے معاہدات کی پابندی پر وہ انتہائی زور دیا ہے کہ اس کی مثال تلاش کرنا بیکار ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا کہ معاہدات کی پوری پابندی کرو کیونکہ عہد کے بارے میں تم سے باز پرس ہوگی۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید کی ایک آیت خاص توجہ کے قابل ہے فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ط

(سورۃ الانفال 8:73)

جو لوگ مرکزِ اسلام سے باہر ایمان لاتے ہیں لیکن ہجرت نہیں کرتے۔تمہاری ان سے دوستی اسی وقت ہوگی جب وہ ہجرت اختیار کریں گے۔ ہاں اگر ایسے مسلمان دین کی وجہ سے مظلوم ہونے پر تم سے مدد طلب کریں تو ان کی مدد ضرور کی جائے لیکن اگر ان مسلمانوں پر ظلم کرنے والی کافر قوم ایسی ہے جس سے تمہارا معاہدہ ہے تو تم ان کافروں کے خلاف اپنے بھائیوں کی مدد نہیں کر سکتے کیونکہ اس سے معاہدہ شکنی لازم آتی ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدات کی پابندی کا

جو بے مثال نمونہ پیش فرمایا ہے وہ تاریخ کا زرّیں ورق ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر آپؐ نے وہ تمام شرائط منظور کر لیں جو عام مسلمانوں کی نظر میں شکست سے مترادف تھیں۔ آپؐ کی غرض یہ تھی کہ اَمن قائم ہو جائے اور لوگوں کی زندگیاں محفوظ ہو جائیں۔ ان شرائط میں ایک یہ شرط بھی کہ جب قریش کا کوئی آدمی مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے گا آپؐ اُسے واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ عجیب ماجرا ہوا کہ جب شرائط لکھی جارہی تھیں اور ابھی دستخط ہونے باقی تھے ایک نوجوان زنجیروں سے جکڑا ہوا کسی طرح مکہ سے رہائی پاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا اور یہ قریش کے ایلچی سہیل کا بیٹا ابو جندل تھا جسے مسلمان ہو جانے کی پاداش میں جکڑ دیا گیا تھا۔ اس نے مجسم درخواست رحم بن کر کہا کہ مجھے یہاں رکھا جائے اور مکہ واپس نہ کیا جائے۔ اس کی حالت دیکھ کر ڈیڑھ ہزار مسلمانوں کے جذبات اُبھر آئے اور بعض نے کہا کہ ابھی معاہدہ پر دستخط نہیں ہوئے اس لئے ابو جندل کو روک لیا جائے مگر ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ کیا کہ معاہدہ کے مطابق ابو جندل واپس جائے چنانچہ وہ آخر کار واپس چلے گئے۔

معاہدہ کی پابندی کی یہ ایک نہایت شاندار مثال ہے۔ آج اگر دنیا کے بڑے بڑے ملکوں کے سربراہ معاہدات کی پابندی صحیح معنوں میں کریں تو دنیا کے امن کے لئے کوئی خطرہ نہیں مگر حالت یہ ہے کہ ہر قوم کا سربراہ دوسری قوم کے سربراہ کو اپنے امن پسند ہونے کا یقین بھی دلا رہا ہے مگر ساتھ ہی اسلحہ اور ایٹمی ایجادات کے اضافہ کی دوڑ میں دوسروں سے سبقت بھی لے جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ کسی قوم کو دوسری قوم پر اعتماد نہیں ہے۔ ہر ملک یہ سمجھتا ہے کہ نہ معلوم دوسرا ملک کب حملہ کر دے۔ پس معاہدات کی حقیقی پابندی عالمی امن کی فضاء ہے۔

آخرت پر یقین محکم

ساری خرابی کی جڑ یہ ہے کہ افراد اور قومیں آخرت پر یقین نہیں رکھتیں۔ اسی دنیا کو اپنا آخری مقصد سمجھتی ہیں۔ اس لئے ظالمانہ طریقوں سے اپنی مادی زندگی کو بہتر بنانے میں کوشاں رہتی ہیں اور ناجائز ذرائع سے دوسروں کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتی ہیں۔

قرآن مجید نے اس دنیا کی اہمیت کو ضرور قائم کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی فرمادیا ہے کہ مرنے کے بعد ایک دائمی زندگی ہے۔ آخرت کی زندگی یقینی ہے جہاں ہر ظالم کو پوری سزا دی جائے گی اور ہر مظلوم کو اس کا پورا پورا حق ملے گا اور دائمی راحت نصیب ہوگی۔ اس یقین سے اخلاق بھی سدھر جائیں گے۔ دلوں میں امن و اطمینان بھی پیدا ہوگا اور انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ سمجھے گا۔ پھر نہ ظلم ہوگا نہ امن برباد ہوگا۔ دل بھی مطمئن ہوں گے اور ظاہری طور پر بھی امن کا دَور دورہ ہوگا۔

قرآن مجید نے اسی لئے فرمایا ہے کہ خدا اور آخرت پر سچا ایمان دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ o

(سورۃ البقرۃ 63:2)

سارے مذاہب کے پیروکار اگر حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لے آئیں تو وہ خوف و حزن سے نجات پائیں گے۔ اس آیت میں آخری نجات کا بھی ذکر ہے اور جملہ ایمانیات پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مگر آیت کا ایک عمومی مطلب یہ بھی ہے کہ دنیوی خوف اور حزن اسی صورت میں دور ہو سکتے ہیں اور اصلی امن تبھی قائم ہو سکتا ہے جب سب لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لے آئیں اور آخرت کی زندگی کے متعلق ان کو یقین ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ ایسے لوگ دنیا کے لئے رحمت کے فرشتے اور امن کے پیغامبر ہوں گے اور ان کے وجود سے دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

"تاریخ بہت سی شہادتیں پیش کرتی ہے کہ ہر یک مذہب کے لوگوں میں یہ نمونے موجود ہیں کہ راج اور بادشاہت کی حالت میں بھائی کو بھائی نے اور بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا۔ ایسے لوگوں کو مذہب اور دیانت اور آخرت کی پرواہ نہیں ہوتی اور وہ لوگ دنیا میں بہت ہی تھوڑے گذرے ہیں جو حکومتوں اور طاقتوں کے وقت میں اپنے غریب شریکوں یا پڑوسیوں پر ظلم نہیں کرتے اور ظاہر یا پوشیدہ عملی حکمتوں سے دوسری ریاستوں کو تباہ اور نیست و نابود کرنا نہیں چاہتے اور ان کے کمزور اور ذلیل کرنے کی فکر میں نہیں رہتے مگر ہر یک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجوں کے قصوں کو درمیان میں لا کر خواہ نخواہ ان کے بیجا کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے، آپ حصہ نہ لے وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی ان کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں سے ایسا کام کر چکے ہیں۔ ہاں اگر ہم باوجود اپنی دلی صفائی اور سچائی کے اور باوجود اس کے کہ اپنے غیب دان خدا کے رُوبرو صادق اور قوموں کے ہمدرد ہوں اور کوئی بد اندیشی اور کھوٹ ہمارے دل میں نہ ہو پھر بھی کھوٹوں اور بد اندیشوں اور مفسدوں میں سے شمار کئے جائیں تو اس کا علاج ہمارے پاس کچھ نہیں۔"

(ست بچن۔ روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 241-242)

عالمگیر انتباہ

"اَے یورپ تو بھی اَمن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اَے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحدِ یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 269)

مجھے رستہ دکھانے کو ستارہ دُور تک پہنچا
کہیں بھٹکا نہیں آخر درِ مسرور تک پہنچا

رُخِ انور کو تکنے طالب و مطلوب سب پہنچے
ہجومِ عاشقاں پہنچا، بُتِ مغرور تک پہنچا

مئے عرفان تازہ چل رہی تھی اس کی مجلس میں
پیالہ در پیالہ مجھ دلِ مخمور تک پہنچا

زمانہ چل رہا ہے کس قدر بے سمت و بے منزل
میرے مالک تُو اُس کو وقت کے مامور تک پہنچا

(مکرم احمد مبارک صاحب)



پرانی تحریریں روحانی خزائن جلد نمبر 2

مکرم مولانا فخرالحق شمس صاحب، اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

روحانی خزائن جلد 2 میں شامل مختلف مضامین پر مشتمل ’’پرانی تحریریں‘‘ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1879ء میں تحریر فرمائی تھیں۔ ان تحریروں کے 50 صفحات ہیں۔ دراصل یہ تحریریں مختلف مضامین کی صورت میں براہین احمدیہ سے بھی پہلے مختلف رسائل اور اخبارات میں شائع ہوگئی تھیں۔ ان مضامین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ کے بعض مسائل کے بارے میں تفصیلی ذکر فرمایا ہے اور اس دور کے آریہ اور برہمو سماج کے باطل عقیدوں کو رد کرتے ہوئے ان مسائل کے حل سے بھی آگاہ فرمایا۔ پہلی بار ان تحریروں کو کتابی صورت میں حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1899ء میں شائع کیا تھا۔

جب سوامی دیانند نے جنوری 1875ء میں بمبئی میں آریہ سماج کی بنیاد رکھی۔ تو اس تحریک کو ابتداء میں صوبہ پنجاب میں زیادہ کامیابی ہوئی۔ پنجاب میں آریہ سماج نے سر نکالا ہی تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو منشور محمدی بنگلور اور دوسرے ملکی اخبارات کے ذریعہ پہلے ہی قلمی جہاد میں مصروف تھے۔ دلائل اور براہین کے ذریعہ آریہ سماج کے باطل عقیدوں کو پاش پاش کر دیا۔ جس سے آریہ سماج کے لیڈروں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ بلکہ خود سوامی دیانند جی مہاراج پر بھی سکوت طاری ہوگیا اور دین حق کو حضرت اقدس کے ہاتھوں مسلسل فتوحات نصیب ہوئیں۔

ارواح کے بارے میں سوامی دیانند کا عقیدہ پبلک میں آنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سفیر ہند میں 9 فروری تا 9 مارچ 1878ء میں ایک زبردست سلسلہ مضامین شروع کر کے ایک انعامی چیلنج دیا کہ جو صاحب سوامی دیانند کے عقیدے کا جواب دے کر ثابت کرے کہ ارواح بے انت ہیں اور پرمیشور کو ان کی تعداد معلوم نہیں تو میں اس کو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دوں گا۔ یہ مذہبی دنیا میں آریہ سماج کے خلاف پہلا چیلنج تھا جو حضور نے پیش فرمایا جس نے اسلام کی کامیابی کے ساتھ ساتھ آریہ سماج کیمپ میں کھلبلی مچادی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے قلمی جہاد جاری تھا کہ اس دوران آریہ سماج امرتسر کے ایک ممبر اور نامی گرامی پنڈت کھڑک سنگھ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بحث کرنے کے لئے قادیان آگئے۔ ان کے ساتھ تناسخ کے موضوع پر جو مباحثہ ہوا۔ وہ اس کتاب ’’پرانی تحریریں‘‘ کی پہلی تحریر ہے۔ جس میں حضرت اقدس نے مسئلہ تناسخ کا جواب قرآن کریم کے چھ مضبوط دلائل کے ذریعہ دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مباحثہ کا آغاز کرتے ہوئے تناسخ کے رد میں اپنا معرکہ آراء مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس میں اپنے مخصوص علم کلام کے تحت دعویٰ اور دلائل دونوں قرآن سے پیش کئے۔ یہ یاد رہے کہ تناسخ کا مطلب ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق انسان کی موت کے بعد اس کا کسی دوسرے جسم میں داخل ہونا ہے۔ یہ مضمون پیش کرنے کے بعد حضرت اقدس نے مطالبہ فرمایا کہ وہ ویدوں سے تناسخ کا ثبوت پیش کریں تا قرآن کے مقابل پر ویدوں کی حقیقت کھل جائے۔ پنڈت کھڑک سنگھ صاحب ایسے دم بخود ہوئے کہ بحث کو دوسرے دن پر ٹالنے کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہ آیا۔ لیکن جب دوسرا دن آیا اور سامعین بڑے اشتیاق اور بے تابی سے جمع ہوئے اور جواب کے منتظر ہوئے تو اصل سوالات سے گریز کر کے کچھ اور ہی سنانا شروع کر دیا اور وید سے دلائل پیش کرنے سے عجز ظاہر کرتے ہوئے صرف دو شرتیاں رگوید سے پیش کیں۔ جن کا تناسخ کے موضوع سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تناسخ کے مسئلہ کو حل کرتے ہوئے قرآن شریف سے ایسے مدلل امور بیان فرمائے کہ آریہ سماج کے لیڈروں کے منہ بند ہو کر رہ گئے۔ چھ پُر معارف دلائل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے کل کائنات کا خالق ہونا ثابت فرمایا یعنی تمام مخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ خدا سے ہر ایک چیز کا تعلق ہے اور وہ انسانی جسم اور ارواح سمیت سب چیزوں کو اپنے ماتحت رکھتا ہے اور ان پر غالب ہے۔ اسی نے زمین و آسمان کی ہر ایک چیز کو ایک مقررہ اندازے پر پیدا کیا ہے۔ جس سے وہ تجاوز نہیں کر سکتی بلکہ اسی اندازے میں ہی محدود ہے۔ اللہ تعالیٰ خالق ہے یعنی پیدا کنندہ ہے۔ وہ باری ہے یعنی روحوں اور اجسام کو عدم سے وجود بخشنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ کو ربوبیت تامہ حاصل ہے اور وہ رب الاشیاء ہے۔

خدا تعالیٰ کے خالق ہونے کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اس مضمون میں فرماتے ہیں۔

’’خدا تعالیٰ اپنی ذات میں سب مخلوقات کے معبود ہونے کا ہمیشہ حق رکھتا ہے۔ جس میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس دلیل روشن سے کہ وہ زندہ ازلی ابدی ہے اور سب چیزوں کا وہی قیوم ہے۔ یعنی قیام اور بقاء ہر چیز کا اسی کے بقاء اور قیام سے ہے اور وہی ہر چیز کو ہر دم تھامے ہوئے ہے نہ اس پر اونگھ طاری ہوتی ہے۔ نہ نیند اسے پکڑتی ہے یعنی حفاظت مخلوق سے کبھی غافل نہیں ہوتا۔ پس جبکہ ہر ایک چیز کی قائمی اسی سے ہے پس ثابت ہے کہ ہر ایک مخلوقات آسمانوں کا اور مخلوقات زمین کا وہی خالق ہے اور وہی مالک۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دور کی دینی خدمات، عیسائیت، آریہ سماج اور برہمو سماج کے ابطال میں اتنی بلند پایہ اور شاندار تھیں کہ غیر بھی ان کا کھلا اعتراف کرنے پر مجبور ہوگئے۔ تناسخ کے رد پر آپ نے جو یہ مضمون تحریر فرمایا۔ اسے پنڈت شِو نرائن اگنی ہوتری نے نہ صرف اپنے اخبار ہندو باندھو میں شائع کیا بلکہ ایک ادارتی نوٹ میں شاندار تبصرہ بھی لکھا اور یہ تسلیم کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے دلائل نہایت صاف اور اصول منطق پر مبنی ہیں۔

”پرانی تحریریں“ کی دوسری تحریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الہام کے حق میں بہت سے مسکت دلائل پیش فرمائے ہیں اور اس طرح اس زمانے میں اس کی اہمیت ضرورت اور افادیت پر روشنی ڈالی ہے۔ الہام کے متعلق یہ تحریر دراصل خط و کتابت پر مشتمل ایک تحریری مباحثہ ہے جو حضرت اقدس حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اخبار ہندو باندھو کے مدیر پنڈت نرائن اگنی ہوتری کے ساتھ کیا۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ آریہ سماج کے قیام سے پچپن برس پیشتر مشہور ہندو لیڈر راجہ رام موہن رائے نے برہمو سماج کے نام سے ایک جدید مذہب اختراع کیا۔ جس کی تمام تر بنیاد عقل کی قیادت اور الہام کے انکار پر تھی۔ پنجاب میں برہمو سماج کے مشہور اور سرگرم لیڈر پنڈت نرائن اگنی ہوتری تھے، جن کے اخبار کو حضرت اقدس علیہ السلام نے آریہ سماج کے مقابلہ کے لئے منتخب فرمایا تھا اور موصوف نے ثالث کی حیثیت سے آریہ سماج کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل کی برتری کا کھلے لفظوں اعتراف کیا تھا۔ اب جو آریہ سماجی لیڈر چاروں شانے چت گر چکے تو حضرت اقدس علیہ السلام کا خود پنڈت اگنی ہوتری سے ضرورت الہام کے متعلق پرائیویٹ تحریری مباحثہ شروع ہو گیا۔ جو 21 مئی 1879ء تا جون 1879ء جاری رہا۔ دوران مباحثہ پنڈت صاحب نے لکھا کہ اس پرائیویٹ گفتگو کو اخبار میں شائع کرنا شروع کر دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے اتفاق رائے کرتے ہوئے یہ تجویز پیش فرمائی کہ ایک فاضل نامی گرامی برہمو سماج اور ایک انگریز کو بطور ثالث نامزد کر کے ان کی رائے بھی شامل اشاعت کی جائے تا کہ قارئین کو اصل نتیجہ تک پہنچنے میں آسانی ہو۔ مگر پنڈت شونرائن نے یہ معقول اور مفید تجویز تسلیم کرنے کی بجائے صرف گزشتہ خط و کتابت ہی شائع کر کے بالکل سکوت اختیار کر لیا۔

21 مئی 1879ء کو حضرت اقدس علیہ السلام نے تحریری مباحثہ کا جو پہلا خط پنڈت شونرائن کو ارسال کیا اس کے آخر پر فرماتے ہیں۔ میں مستحکم رائے سے یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ مقتضاء حکمت اور رحمت اور بندہ پروری اس قادر مطلق کا یہی ہے کہ وقتاً فوقتاً جب مصلحت دیکھے ایسے لوگوں کو پیدا کرتا رہے کہ عقائد حقہ کے جاننے اور اخلاق صحیحہ کے معلوم کرنے میں خدا کی طرف سے الہام پائیں اور تفہیم تعلیم کا ملکہ وہبی رکھیں تا کہ نفوس بشریہ کی سچی ہدایت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اپنی سعادت مطلوبہ سے محروم نہ رہیں۔

اس تحریری مباحثہ میں تین خطوط کے تبادلے ہوئے جیسا کہ پہلے تحریر کیا گیا ہے یہ خط و کتابت اخبار میں شائع کر کے مدیر موصوف نے خاموشی اختیار کر لی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تجویز کہ خدا ترس دو ثالثوں کی رائے بھی ساتھ درج کی جائے تا کہ قارئین کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو کہ کون سچائی پر قائم ہے تسلیم نہ کی۔ اس کتاب کے آخر پر وہ پرانی تحریر شامل ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوا نرائن سنگھ صاحب سیکرٹری آریہ سماج امرتسر کے جواب الجواب کا دندان شکن جواب دیا تھا۔ جس میں ارواح کے حوالے سے باوا صاحب کے غلط عقیدوں کا بطلان فرمایا ہے۔

کتاب کا اختتام منشی گردیال صاحب مدرّس مڈل سکول چنیوٹ کے استفسار بابت ارواح کا ضروری جواب حضرت اقدس علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے جو انہوں نے پرچہ آفتاب 16 مئی 1878ء میں کیا تھا۔

اس زمانہ کے مذاہب میں زیر بحث آنے والے ایسے مسائل جن کا حل کسی سے واضح طور پر نہیں ہوتا تھا اور علماء اور لیڈران ان میں مسلسل دھنستے چلے جا رہے تھے، خدا کے اس پہلوان یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے تائید و نصرت حاصل کرتے ہوئے عوام اور خواص کو ان مسئلوں کے گرداب سے نکالا اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے قادر مطلق ہونے، ضرورت الہام، روح و مادہ کی حقیقت، ابطال مسئلہ تناسخ اور قرآن مجید کے دلائل سے ویدوں کو سچا ماننے والوں کے منہ بند کر کے ہمیشہ کے لئے دین حق کی فتح کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ کتاب ”پرانی تحریریں“ اسی دور کے قلمی جہاد کا ثبوت ہیں۔ جن کے پڑھنے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دینی خدمات میں ہمہ وقت مصروف رہنے کا پتہ ملتا ہے۔ یہ تحریرات اس دور کے مزاج کے مطابق لکھی گئی ہیں۔ جو اس زمانہ میں رائج تھا۔ اس لئے اگر ایک بار پڑھ کر اس زمانہ کی مقفیٰ مسجع اردو زبان سمجھ نہ آئے تو بار بار پڑھنا لازم ہے تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان روحانی خزائن کو سمجھنے والے ہوں۔

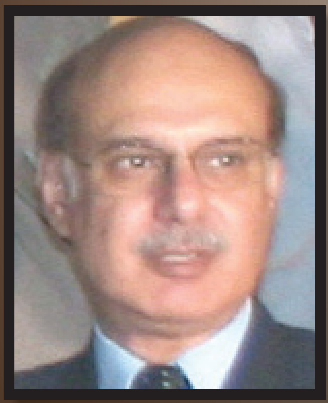
دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مناجات اور تبلیغ حق

کلام الامام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار
آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رود بار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربّانی نشاں
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار
وحی حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار
یہ گماں مت کر کہ یہ سب بدگمانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملے گا تجھ کو یہ سارا ادھار

(درثمین)



احمدیت میں ''اکرام السُلَفاء'' کا خُلقِ مستحسن

مکرم شاہد پرویز صاحب

جماعت احمدیہ کے خلاف یہ جھوٹ بھی تراشا جاتا ہے کہ جماعت بزرگانِ سلف کی عزت وتکریم نہیں کرتی۔ ہمارے معترضین حق کو جھٹلانے کے لئے سراسر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دو مقامات میں فرماتا ہے۔ ' وہ باطل کا سہارا لے کر جھگڑا کرتے ہیں تا کہ اس کے ذریعہ سے حق کو جھٹلا دیں۔' (سورۃ الکہف 57:18) اور 'انہوں نے جھوٹ کے ذریعہ جھگڑا کیا تا کہ اس کے ذریعہ سے حق کو جھٹلا دیں۔'

(سورۃ المؤمن 6:40)

جہاں تک اس مذکورہ بالا اعتراض کا تعلق ہے، جماعت احمدیہ کا لٹریچر، حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپؑ کے مقدّس خلفاء اور علماء اور خواص وعوام کا مسلسل عمل اور بزرگانِ سلف سے ان کی عقیدے کی بناء پر عملی عقیدت اس الزام کو ڈنکے کی چوٹ پر جھوٹا ثابت کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ ہمیشہ سچے، راستباز اور سلف صالحین کی کماحقہ عزت وتکریم ملحوظ رکھتی ہے۔

چند ماہ قبل مکرم شاہد پرویز صاحب نے اس بارہ میں یہ مضمون ادارہ احمدیہ گزٹ کو بھجوایا تھا جو اپنی افادیت کی وجہ سے شائع کیا جا رہا ہے۔ اس مضمون میں چند مناسب اضافے کئے گئے ہیں۔ امید ہے وہ ان اضافوں کو قبول فرمائیں گے۔

(ادارہ)

اللہ تعالیٰ نے دین (شریعت) کی غایت یہ مقرر کی ہے کہ انسان تمام جبلّی حالتوں سے ترقی کر کے بااخلاق اور پھر باخدا بن سکے۔ تمام انبیاء اور تمام صلحاء کا اس بات پہ ''کامل اجماع'' ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں خاص طور پر اس دینی غایت کی جامع تشریح فرما دی ہے جو دلائل عقلیہ اور منطقیہ دونوں کی مضبوط بنیاد پر ہر طالبِ صدق کے لئے آبِ حیات ہے۔

بااخلاق درجہ کا انسان ہر نیکی اور نیک وجود کا ''قدر دان'' ہوتا ہے۔ اور اپنے سے پہلے گزر جانے والے انسانوں کی نیکی اور اُن کے نیک اعمال کا ذکر بھی کرتا ہے۔ اور قدر دانی بھی ظاہر کرتا ہے۔

یہ خُلق بھی ایسا ہے کہ جس کا اظہار جماعت احمدیہ کے بنیادی خصائل میں شامل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفائے احمدیت اور بزرگانِ جماعت سے اس خُلق کے اظہار کی بکثرت اور ہر دور میں مثالیں ملتی ہیں۔ تاہم اگر کبھی کسی مجلس میں کوئی شخص غیر ارادی طور پر اس خلق کو ویسا اعلیٰ ظاہر نہیں کرتا جیسا کہ اس کا حق تھا تو اس کی ذمہ داری جماعت احمدیہ یا اس کے عقائد پر نہیں ڈالی جاسکتی۔ البتہ جماعت احمدیہ کو حتی الوسع اس اعلیٰ خلق کا بھرپور اظہار کرتے رہنا چاہئے۔

بہر حال جماعت کے موقف اور اس کے عمل کے کچھ پہلو قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

اجمالی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپؑ کے خلفائے کرام اور علماء و افرادِ جماعت نے ہمیشہ انبیاء علیہم السلام یا کسی صالح بزرگ کا ذکر مکمل اور واجب ''تحیات'' کے ساتھ کیا ہے اور کرتے ہیں۔

1۔ اہلِ بیتِ نبویؐ

اسی طرح جہاں رسول کریم ﷺ کے اہلِ بیت کا ذکر ہے تو وہاں ایسی بھرپور محبت کا اظہار ہے کہ پڑھنے والا اپنے دل میں اُس محبت کا ایک ارتعاش محسوس کر سکتا ہے۔ تبرکاً ایک اقتباس پیش ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''اس میں کس ایماندار کو کلام ہے کہ حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحبِ کمال اور صاحبِ عفت اور عصمت اور اَئِمَّۃُ الْھُدٰی تھے۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 364 حاشیہ)

اِس اقتباس میں اُن تمام اعتراضات کا جواب موجود ہے جو بعض مسلمان فرقے اِن اَئِمَّۃُ الْھُدٰی کے لئے رکھتے ہیں۔

اہلِ بیتِ نبویؐ سے عقیدت وفدائیت کا اظہار کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثار کوچہ آلِ محمدؐ است

(درثمین فارسی۔ ربوہ: نظارت اشاعت، صفحہ 89)

کہ میری جان اور دل محمد مصطفیٰ ﷺ کے جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آلِ محمدؐ کے کوچہ پر قربان ہے۔

فرمایا:

جنّتے ہست آں رسولؐ جلال
آلِ اُوہست جملہ چوں گُلِ آل

کہ صاحبِ جلال رسول ﷺ تو ایک جنّت ہیں اور آپ کی اولاد سب کی سب گلاب کے پھول کی طرح ہیں۔

پھر آنحضرت ﷺ اور آپؐ کی آل پر درود بھیجتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

''ھُمْ لِشَجَرَۃِ النُّبُوَّۃِ کَالْاَغْصَانِ وَ لِشَامَّۃِ النَّبِیِّ کَالرَّیْحَانِ۔'' (نور الحق۔ الجزء الثانی۔ روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 188)

کہ وہ نبوّت کے درخت کی شاخیں اور نبیؐ کی قوّتِ شامّہ کے لئے ریحان کی طرح ہیں۔

پھر آپؑ اہلِ بیت کی تاثیر روحانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''افاضہء انوارِ الٰہی میں محبت اہلِ بیت کو بھی عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرتِ احدیّت کے مقرّبین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیّبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم ومعارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔''

(براہینِ احمدیہ۔ روحانی خزائن، جلد اول، صفحہ 598 حاشیہ در حاشیہ 3)

2۔ آئمّہ اثنا عشر

ائمہ اثنا عشر کے روحانی مقام کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:

'' آئمّہ اثنا عشر نہایت درجہ کے مقدّس اور راستباز اور ان لوگوں میں سے تھے جن پر کشفِ صحیح کے دروازے کھولے جاتے

ہیں۔'' (ازالہ اوہام، حصہ دوم۔روحانی خزائن، جلد3،صفحہ 344)

اورحضرت امام باقر علیہ السلام کے بارہ میں فرمایا:

'' وَ كَانَ الْاِمَامُ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ مِنْ اَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ وَ فِلْذَةِ الْاِمَامِ الْكَامِلِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ''

(نورالحق،الجزء الثانی۔روحانی خزائن،جلد8،صفحہ206)

کہ امام محمد باقر علیہ السلام، آئمہ مہدیین میں سے تھے اور امام کامل حضرت زین العابدین علیہ السلام کے جگر گوشہ تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ نصیحت فرمائی تھی:

'' کہ حضرات آئمہ اہل بیت کے نام کے ساتھ ضرور علیہ السلام لکھنا چاہئے۔''

(اقلیم خلافت کے تاجدار از دوست محمد شاہد صاحب،صفحہ 22-23)

3۔ اصحابؓ رسول ﷺ

''آنحضرت ﷺ کی جماعت نے اپنے رسول مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی رو سے سچ مچ عضو واحد کی طرح ہوگئی تھی اور ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر اور باطن میں انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت ﷺ کی عکسی تصویریں تھے۔''

(فتح اسلام۔روحانی خزائن،جلد3،صفحہ 12)

اور یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کس طرح صحابہؓ کی محبت میں ڈوبا ہوا کلام ہے۔فرمایا:

اِنَّ الصَّحَابَةَ كُلُّهُمْ كَذُكَاءِ
قَدْ نَوَّرُوْا وَجْهَ الْوَرٰى بِضِيَاءِ
اِنِّيْ اَرٰى صَحْبَ الرَّسُوْلِ جَمِيْعَهُمْ
عِنْدَ الْمَلِيْكِ بِعِزَّةٍ قَعْسَاءِ

(سرالخلافۃ۔روحانی خزائن،جلد8،صفحہ 397)

کہ یقیناً صحابہؓ سب کے سب سورج کی مانند ہیں۔انہوں نے اپنی روشنی سے مخلوقات کا چہرہ روشن کر دیا۔میں رسول ﷺ کے تمام کے تمام صحابہؓ کو خدا تعالیٰ کے حضور دائمی عزت کے مقام پر پاتا ہوں۔

یہ پورا قصیدہ ہی صحابہؓ کی محبت کے شہد سے لبریز ہے۔نیز آنحضرت ﷺ کی بلند شان اور صحابہؓ کے روشن مقام کے ذکر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بھری پڑی ہیں۔

4۔آئمہ اربعہؒ

''یہ چار امام اسلام کے واسطے مثل چار دیواری کے تھے۔''

(البدر قادیان۔3نومبر1905ء صفحہ 4)

آپؑ نے حضرت امام ابو حنیفہؒ کے زہد و تقویٰ اور علم و عرفان کی بار بار تعریف و تعظیم بیان فرمائی ہے۔

5۔صلحائے امتؒ

1۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ''مثنوی'' مؤلفہ مولانا جلال الدین رومیؒ اور ''تذکرۃ الاولیاء'' مؤلفہ شیخ فرید الدین عطارؒ کو اپنی پسندیدہ کتب کا درجہ دیا ہے۔

2۔آپؑ نے ہر بزرگ سابق کی تعریف اُس کی ہمدردیٔ دین کے مطابق قولاً بھی اور تحریراً بھی کی ہے۔مثال کے طور پر جب بھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا ذکر فرمایا ہے ہمیشہ اُن کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے۔حالانکہ اُن کا زمانہ اصحابِ رسولؐ سے بعد کا ہے۔

(برکات الدعاء اور کتاب البریہ)

3۔اسی طرح حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ، حضرت سیّد احمد شہیدؒ اور دیگر بزرگانِ اُمت کا جب بھی اور جہاں بھی ذکر فرمایا ہے اُس سے اُن بزرگان سے آپؑ کی محبت اور اُن کی دینی خدمات کی قدر دانی مکمل طور پر ظاہر ہوتی ہے۔آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

''ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے۔جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی اور ابوالحسن خرقانی اور ابویزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی اور ذوالنون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاک پٹنی اور نظام الدین دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اسلام میں گزرے ہیں اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے اور اس قدر ان لوگوں کے خوارق علماء اور فضلاء کی کتابوں میں منقول ہیں کہ ایک متعصب کو باوجود سخت تعصب کے آخر ماننا پڑا ہے کہ یہ لوگ صاحب خوارق وکرامات تھے۔... جس قدر اسلام میں، اسلام کی تائید میں اور آنحضرت ﷺ کی سچائی کی گواہی میں آسمانی نشان بذریعہ اس امت کے اولیاء کے ظاہر ہوئے اور ہورہے ہیں ان کی نظیر دوسرے مذاہب میں ہرگز نہیں۔''

(کتاب البریہ۔روحانی خزائن،جلد13،صفحہ 90-91)

4۔پھر فرمایا:

''درمیانی زمانہ کے صلحائے امتِ محمدیہ بھی باوجود طوفانِ بدعات کے ایک دریائے عظیم کی طرح ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ۔روحانی خزائن،جلد17،صفحہ 226)

یہ تعلیم اور عقیدہ وہ ہے جس پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ عمل پیرا تھے اور آپؑ نے اسی پر اپنی جماعت کو کاربند فرمایا۔آپؑ نہ کسی نبیؑ کی تحقیر گوارا کرتے تھے اور نہ ہی اسلام کی بزرگ اور مقدس شخصیات کی، یہی طریق ہے جس پر آپؑ کی جماعت بھی بڑے التزام کے ساتھ عمل کرتی ہے۔اس کے خلاف جو شخص جماعت احمدیہ پر یا بانی جماعت احمدیہ پر اتہام باندھتا ہے وہ ثابت شدہ جھوٹا ہے۔

5۔حضرت سلطان البیان المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب وقفِ جدید تحریک کی بنیاد رکھی ہے تو اس تحریک کو ''اسوۂ صوفیاء'' سے منسوب فرمایا ہے۔جیسے صوفیا نے قربانیاں دیں یہ بھی دیں۔مندرجہ ذیل اقتباس آپؓ کے خطبہ عید الاضحیٰ 9 جولائی 1957ء سے ہے۔مگر اس میں آپؓ نے اپنے دل کی حالت کھول کر بیان کردی ہے۔

''میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں۔تاکہ میں اُن سے اپنے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کرسکیں۔...

ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے۔اور آج بھی ان میں چشتیوں کی ضرورت ہے۔سہروردیوں کی ضرورت ہے۔نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔اور اگر یہ لوگ آگے نہ آئے اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ، حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنجؒ جیسے لوگ پیدا نہ ہوئے تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا۔''

''دیکھو ہمت والے لوگوں نے پچھلے زمانہ میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔یہ دیوبند جو ہے (دارالعلوم دیوبند) یہ ایسے ہی لوگوں کا قائم کیا ہوا ہے۔مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے حضرت سیّد احمد صاحب بریلویؒ کی ہدایت کے ماتحت یہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔''

(خطبات وقفِ جدید۔ربوہ: نظامت ارشاد وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان، 2008ء،صفحہ 3-4)

6۔اسی طرح بزرگانِ سلف کے احترام اور اُن کی دینی خدمات کی قدر دانی کے خُلق کا یہ بھی اظہار ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام جہاں بھی اور جب بھی حالات نے اجازت دی بزرگانِ اُمت کی زیارتِ قبور کے لئے تشریف لے گئے اور دعا بھی فرمائی۔

24 اکتوبر 1905ء دہلی میں مدفون اولیاء کے مزارات پر دعا فرمائی۔ یکم نومبر 1905ء کو حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ کے مزار پر دعا فرمائی۔

7۔ محترم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کی کتاب ''دورۂ قادیان 1991ء'' دیکھیں تو احمدیہ مسلک ''اکرام السلفاء'' کا ایک شاندار پہلو سامنے آتا ہے۔ مغلِ اعظم شہنشاہ اکبر اور اُن کے خاندان کی دیگر قبروں پر دعا کی۔ غیاث الدین تغلق بادشاہ اور محمد بن تغلق بادشاہ کی قبور پر دعا فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دورانِ سفر حضرت سلیم الدینؒ، حضرت امام ضامنؒ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ وغیرہ کے مزارات پر دعا فرمائی۔

8۔ ''اکرام السلفاء'' کے سلسلے میں ایسا ہی پاک نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ مقدّس خلفاء کی خوش خلقی کا ہے کہ انہوں نے دین اسلام کے خدمت گاروں کے لئے بہترین محبت کا اظہار کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے دورۂ بھارت کے دوران وہاں مدفون بزرگان وائمۂ سلف کی قبروں پر پہنچ کر دعائیں کیں۔

اکثر دوستوں نے تو یہ منظر بھی ملاحظہ کیا کہ جب سپین میں سات صدیوں کے بعد پہلی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی موجودگی میں اذان دی گئی تو حضورؒ پر ایک خاص وجد اور رقت کی کیفیت تھی۔ جس کا اظہار آپؒ نے ایسے فرمایا کہ دیکھو یہاں سات سوسال سے مسلمان مدفون ہیں جن پر کبھی کوئی دعا کرنے نہیں آیا۔ آپؒ نے تحریک فرمائی کہ جب موقع ہو، احمدی وہاں سے گزریں تو اُن اسلاف کے لئے دعا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اسی سنّت کا اعادہ کرتے ہوئے سپین میں مسلمانوں کے آثار اوران کی باقیات پر پہنچ کر اذانیں دلوائیں۔

9۔ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کو اللہ تعالیٰ نے سفر کے بڑے وسیع مواقع عطا فرمائے اور ہر سفر میں جو مزار راستے میں تھے یا قریب تھے آپؓ نے بڑی محبت کے ساتھ وہاں ٹھہر کر دعا فرمائی۔

اس کے علاوہ آپؓ کو مولانا جلال الدین رومیؒ اور سیّد عبد القادر جیلانیؒ اور شاہِ خورس (جن کا ذوالقرنین کے طور پر سورۃ کہف میں ذکر ہے) کے مزارات پر دعا کرنے کی سعادت بھی ملی۔

(ماخوذ از تحدیث نعمت)

تاریخی ریکارڈ میں محفوظ ان حقائق کے ہوتے ہوئے اور جماعت کے دائمی عمل کے ہوتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے جماعت احمدیہ بزرگانِ سلف کی تکریم نہیں کرتی۔

10۔ حقیقت یہ ہے کہ بزرگانِ اُمت کی دینی خدمات کا جتنا حقیقی احترام جماعت احمدیہ نے قائم کیا ہے اُس کی کوئی دوسری مثال نہیں ہے۔

آخر میں افادۂ عام کے لئے ایک رہنما نمونہ زیارتِ قبور ہی کے سلسلہ میں ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار کو دیکھ کر ہمارے اندر رقت پیدا ہو اور ہم خدا تعالیٰ سے یہ عرض کریں کہ اے خدا یہ وہ شخص ہے جس نے اسلام کی خاطر اپنی تمام زندگی وقف کردی۔ یہ وہ شخص ہے جس پر تو نے الہامات نازل کئے کہ اس کے ہاتھوں سے اسلام کا احیاء ہوگا اور دنیا ایک نئے رنگ میں پلٹا کھائے گی۔ اب یہ شخص فوت ہو چکا ہے اور ہمارے سامنے زمین میں دفن ہے، ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اس کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اور اس کے غلاموں میں شامل ہیں۔ اس لئے اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس ذمہ داری کو ادا کریں اور اُن وعدوں کو جو تو نے کئے پورا کرنے کے لئے اپنی جدوجہد اور کوشش کو کمال تک پہنچادیں۔ مگر ہم کمزور ہیں۔ ہمارے اندر کئی قسم کی کوتاہیاں پائی جاتی ہیں۔ تو اپنے فضل سے ہمارے کمزور کندھوں کو طاقت دے۔ ہمارے ناتواں ہاتھوں کو مضبوط بنا اور ہماری کوششوں میں ایسی برکت پیدا فرما کہ تیرے وعدے پورے ہوں اور تیرا دین دنیا پر غالب آجائے۔ ...

میں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ جب بھی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر دعا کرنے کے لئے آتا ہوں میں نے یہ طریق رکھا ہوا ہے کہ پہلے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کیا کرتا ہوں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اور دعا یہ کیا کرتا ہوں کہ یا اللہ! میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو میں اپنے ان بزرگوں کی خدمت میں تحفہ کے طور پر پیش کر سکوں۔ میرے پاس جو چیزیں ہیں وہ انہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتیں۔ البتہ تیرے پاس سب کچھ ہے۔ اس لئے میں تجھ سے دعا اور التجا کرتا ہوں کہ تو مجھ پر احسان فرما کر میری طرف سے انہیں جنت میں کوئی ایسا تحفہ عطا فرما جو اس سے پہلے انہیں جنت میں نہ ملا ہو۔''

(مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دعا اور اس کی حکمت۔ انوار العلوم، جلد 7 صفحہ 181-183)

پس جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محمد ﷺ اور آپؐ کی آل پر صدقِ دل سے ہر آن درود بھیجتی ہے۔ آپؐ کی آل وہ پاک لوگ ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں اللہ تعالیٰ کی محبّت کو حاصل کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی سچائی اور تقدّس کو اپنے نشانوں سے ثابت فرمایا۔ جماعت احمدیہ ہر ایسے پاک وجود سے محبّت کرنے والی ہے۔ **والحمد للہ ربّ العالمین**

اللھم صل علی محمد وعلیٰ آلہٖ۔ اللھم صل و بارک وسلم علیٰ محمد و آل محمد

سانحۂ پشاور

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب، لندن

درد دل میں اتر گیا ہے آج
سانحہ جو گزر گیا ہے آج

قتلِ طفلاں میرے دکھی دل پر
چھوڑ کر اِک اثر گیا ہے آج

رنگ لائے گا خون یہ اک دن
جو زمیں پر بکھر گیا ہے آج

یہ درندے بھی کر نہیں سکتے
یہ جو انسان کر گیا ہے آج

ننھے پھولوں کو یوں مَسل ڈالا
سارا ماحول ڈر گیا ہے آج

یہ حقیقت ہے ظالموں کا ضمیر
پہلے سویا تھا مر گیا ہے آج

یہ وہ جن ہے جو نکلا بوتل سے
پھیل اب ہر نگر گیا ہے آج

جلد اس کو پکڑ میں لے یاربّ
یہ بہت اب بپھر گیا ہے آج

آنسوؤں میں ڈھل گیا ہے درد
روتا روتا ظفؔر گیا ہے آج

جامعہ احمدیہ کینیڈا

بابت ماہ دسمبر 2014ء اور ماہ جنوری 2015ء

مرتبہ. نجیب اللہ ایازؔ، متعلم درجہ ثالثہ

عربی کیمپ

درجہ ممہدہ اور اولیٰ کے طلباء کے لئے عربی زبان کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے گزشتہ 3 سالوں سے عربی کیمپ کا انعقاد ہو رہا ہے۔امسال بھی عربی کیمپ کا انعقاد مؤرخہ 11 تا 17 دسمبر 2014ء کو بریڈفورڈ میں ہوا۔اس کیمپ میں درجہ ممہدہ و اولیٰ کے کل 21 طلباء نے شرکت کی۔کیمپ کے نگران مکرم پروفیسر غلام مصباح بلوچ صاحب تھے۔اس کیمپ میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پروفیسر مکرم عبدالرزاق فرازؔ صاحب اور مکرم حافظ ہبۃ الرحمٰن صاحب ان کے معاون تھے۔کیمپ کے دوران طلباء کو عربی میں بات چیت کرنا اور عربی قواعد سکھائے گئے۔

سمسٹر کے امتحانات وتعطیلات موسم سرما

جامعہ احمدیہ کینیڈا میں تعلیمی سال کے پہلے سمسٹر کے امتحانات کا آغاز مورخہ 7 دسمبر 2014ء سے ہوا اور 18 دسمبر تک جاری رہے۔امتحانات کے آخری روز جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پہلے سمسٹر کا اختتام ہوا۔آخری روز مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے موسمِ سرما کی چھٹیوں کا اعلان کیا اور دعا کروائی۔

نئے سمسٹر کا آغاز

مورخہ 6 جنوری 2015ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا کے تعلیمی سال کے دوسرے سمسٹر کا آغاز ہوا۔مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے تمام طلباء کو خوش آمدید کہا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔

علمی وتربیتی لیکچرز

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء کے علمی وتربیتی معیار کو بہتر بنانے کے لئے مسلسل مختلف اسکالرز علمی وتحقیقی موضوعات پر لیکچر دیتے ہیں۔ماہ دسمبر و ماہ جنوری میں جامعہ احمدیہ کینیڈا میں لیکچر دینے والے علماء کرام کے نام اور عناوین مندرجہ ذیل ہیں۔

لیکچرار	عنوان
مکرم ظہیر احمد خاں صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ برطانیہ	خلافت کی اہمیت اور حضور انور کی واقفین سے توقعات
مکرم زندہ محمود باجوہ صاحب سابق سیکرٹری تعلقات عامہ امریکا	جماعتی خدمات کا تذکرہ
مکرم عبدالنور عابد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا	حضور انور ایدہ اللہ کی فارغ التحصیل طلباء کو نصائح

علمی وتحقیقی سیمینارز

تعلیمی سال کے آغاز سے مسلسل درجہ خامسہ کے طلباء مختلف علمی وتحقیقی موضوعات پر اپنے مقالہ جات پیش کر رہے ہیں۔ان سیمینارز میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے اساتذہ کے علاوہ دیگر جج صاحبان کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ان سیمینارز میں جج صاحبان نے طلباء کی تقاریر اور ان کی پیش کش کو بغور سنا، ان کے متعلق طلباء سے سوالات کئے اور طلباء کو اپنی قیمتی آراء سے بھی نوازا۔ماہ دسمبر و جنوری میں ہونے والے سیمینارز میں تحقیق پیش کرنے والے طلباء کے نام نیز ان کے عناوین مندرجہ ذیل ہیں۔

طالب علم کا نام	عنوان
خواجہ عبدالباسط	عیسائیت کے تہوار
ساجد اقبال	خوابوں کی فلاسفی

علمی مقابلہ جات

الجمعیۃ العلمیہ کے تحت ماہ دسمبر اور جنوری کے دوران ہونے والے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے گروپوں اور طلباء کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

قصیدہ (مقابلہ اول منعقدہ 17 جنوری)	
اول	شجاعت گروپ
دوم	امانت گروپ
سوم	دیانت گروپ

روحانی خزائن کوئز (پیغام صلح منعقدہ 19 جنوری)	
اول	رفاقت گروپ
دوم	شجاعت گروپ
سوم	امانت گروپ

جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد

مورخہ 17 جنوری 2015ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا جس کی صدارت مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو قاصد وڑائچ، متعلم درجہ رابعہ نے کی جس کے بعد خاکسار نجیب اللہ ایازؔ، متعلم درجہ ثالثہ نے نظم ترنم سے پڑھی۔

تقاریر

پہلی تقریر صباحت علی راجپوت، متعلم درجہ ثالثہ نے انگریزی زبان میں کی جس کا عنوان ''صحابہؓ کا عشق رسول ﷺ'' تھا۔ دوسری تقریر سرمد نوید، متعلم درجہ ثانیہ نے ''حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی کفایت شعاری'' کے موضوع پر کی۔ جس کے بعد عاطف زاہد، متعلم درجہ خامسہ نے ''رسول کریم ﷺ کے صبر کا معیار'' کے موضوع پر تقریر کی۔

(باقی صفحہ 28)

رپورٹ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

نمائندہ خصوصی: محمد اکرم یوسف

جماعت احمدیہ مسلمہ کے قیام کا بنیادی مقصد اسلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سچی تعلیمات کو دنیا کے سامنے عام کرنا ہے۔ آغاز سے ہی اسلام دشمن عناصر ہمارے پیارے آقاؐ کی مطہر سیرت پر زبانیں دراز کرتے چلے آئے ہیں۔ اِس دور میں بھی بعض لوگ سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے آزادیٔ اظہار کے نام پر پیغمبر اسلام کی توہین کو اپنا طریق بنائے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء نے سختی سے اِن کے مذموم مقاصد کو بے نقاب کیا اور درست اسلامی ردّعمل کا طریق جماعت کے سامنے رکھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ماہ فروری اور مارچ 2006ء کے خطبات میں جماعت کی رہنمائی فرمائی اور دنیا پر ان گستاخانہ عزائم سے پردہ اُٹھایا۔

اپنے پیارے امام کی ہدایات کے مطابق جماعت احمدیہ کینیڈا نے ملک کے تمام بڑے شہروں کے معروف اور مرکزی آڈیٹوریم تلاش کر کے The Astonishing Story of the Prophet کے بینر تلے انگریزی اور فرنچ زبان میں اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حسین پیکر کا نقشہ کھینچا جسے ہزاروں لوگوں نے سراہا۔ ایسی تقریبات ہنوز جاری ہیں اور ان کے ساتھ ہی ساتھ جماعتی طور پر جابجا جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ کا انعقاد تو ایک مستقل تقریب اور جماعت احمدیہ کا امتیاز ہے جس کے لئے کسی مخصوص تاریخ کا انتظار نہیں کیا جاتا۔

20 دسمبر 2014ء بروز ہفتہ پیس ویلیج اور وان کی جماعتوں نے مل کر مسجد بیت الاسلام کو خوب سجا بنا کر وہاں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا۔

جلسہ کی صدارت میں محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے ہمراہ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا اور مولانا ظہیر احمد خاں صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ یو۔کے وانچارج شعبہ ریکارڈ پرائیویٹ سیکرٹری آفس لندن بھی شریک تھے۔

جلسہ کا آغاز 5 بج کر 25 منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم عبدالحق صدیقی صاحب نے سورۃ الاحزاب کی آیات 22 تا 24 کی تلاوت کی۔ ان آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم ہشام احمد صاحب نے اور اردو ترجمہ مکرم لقمان ربّانی صاحب نے پیش کیا۔

محترم امیر صاحب کا تعارفی خطاب

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے تعارفی خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام انسانیت کے لئے کامل نمونہ کے طور پر مبعوث کیا۔ اِس بابرکت جلسہ میں شرکت کا یہ مقصد ہونا چاہئیے کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیات طیّبہ کے بارے میں مزید علم حاصل کریں اور یہ ارادہ کریں کہ جو کچھ ہم آپؐ کے بارے میں سیکھیں اُسے اپنی زندگیوں میں راسخ کرنے کی کوشش کریں اور ہماری زندگیوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہو جائے۔

آپ نے پروگرام کی تفصیل بیان کرتے ہوئے دوران جلسہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی ہدایت فرمائی۔ جس کے بعد مکرم سید مبشر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم 'شان اسلام' سے چند اشعار ترنم سے سُنائے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

ان اشعار کا انگریزی ترجمہ مکرم اوصاف احمد چٹھہ صاحب نے پیش کیا۔

آنحضرت ﷺ مُحسن انسانیت

اِس موضوع پر مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری یارک ریجن نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب کیا۔ آپ نے سورۃ التوبہ کی آیت 128 کی تلاوت کے بعد اُس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو رحمۃ اللعالمین کا خطاب دیا اور ان آیات میں خود فرمایا کہ یہ نبیؐ تمہارے لئے ہر خیر اور بھلائی کے لئے حریص رہتا ہے اور مومنوں کے لئے بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلیٰ ترین مرتبہ اور اعزاز آپؐ کی ذات کے سوا کسی ذی روح کو نصیب نہیں ہوا۔ آیئے جائزہ لیں کہ ہمارے محبوب آقا ﷺ کی اپنی حیات طیبہ اور آپ کا وجود مبارک کس طرح اس صفات حسنہ اور اوصاف حمیدہ کا مظہر اتم بنا۔

مکرم مولانا صاحب موصوف نے متعدد واقعات اور احادیث کے حوالوں سے آپؐ کی انسانیت سے لامتناہی محبت اور ہمدردی کے نمونے پیش کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات میں سے ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس پیارے اور نافع الناس وجود کے تمام پہلوؤں کو دنیا کے سامنے اُجاگر کریں۔ آپ نے نوجوانوں کو بھی جامعہ احمدیہ میں داخل ہو کر نافع الناس بننے کی تحریک کی۔

آپ کے خطاب کے بعد لجنہ ہال سے ناصرات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی کلام سے قصیدہ کے چند اشعار سُنائے اور ساتھ ہی اُن کا انگریزی اور اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔

ہم کس طرح آنحضرت ﷺ سے محبت کر سکتے ہیں

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے 'ہم کس طرح آنحضرت ﷺ سے محبت کر سکتے ہیں' کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے سورۃ آل عمران کی آیت 32 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد آنحضرت ﷺ کی زندگی کے چند واقعات پیش کئے اور مدّعا اِن واقعات کو پیش کرنے کا یہ بیان کیا کہ ہم اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ ہمارا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت کا معیار کیا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے آنحضرت ﷺ کے اوصاف حسنہ کو قریب سے دیکھا اور آپؐ کے اخلاق سے اِس قدر متاثر ہوئے کہ اُن اوصاف کو اپنی ہستیوں میں ڈھال لیا۔ آپ نے صحابہ کرام کے اپنے محبوب آقاؐ سے اطاعت اور فرمانبرداری کے چند واقعات سُنائے اور فرمایا کہ ہمیں ان واقعات میں اطاعت

اورفرمانبرداری کے اُس معیار پرغور کرنا اورحتی الامکان اسی کواپنا مطمحِ نظر بنانا چاہئے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ امن کے پیامبر

مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے فرمایا کہ موجودہ دور میں جب کہ دنیا میں ہرطرف اسلام کے چہرہ کو بگاڑ کر پیش کیا جارہا ہے میری اور آپ کی ذمہ داری ہے کہ امن کے اِس شہزادے کی زندگی کے واقعات سے دنیا کو متعارف کروائیں اور دنیا کے سب سے پہلے Charter of Rights کے بارے میں بتائیں، صلح حدیبیہ کا واقعہ غیر مسلموں کے سامنے رکھیں، قیدیوں سے آپؐ کے حسن سلوک کا ذکر کریں، غلاموں سے آپؐ کے مشفقانہ برتاؤ پر نظر دوڑائیں۔آپ نے انگریزی میں 20منٹ تک خطاب کیا۔

اختتامی خطاب

تقریب کے آخر میں محترم امیر صاحب نے مرکز لندن سے تشریف لائے ہوئے مہمان مکرم مولانا ظہیر احمد خاں صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ برطانیہ سے جلسہ کے اختتامی خطاب کی درخواست کی۔

مکرم مولانا صاحب موصوف نے اردو میں خطاب فرمایا، خطاب کے انگریزی رواں ترجمہ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

آپ نے فرمایا کہ سیرۃ النبیؐ کے اجلاس سے تقاریر سُن کر اگر ہم خالی ہاتھ اور خالی ذہن واپس چلے جائیں تو اِس پروگرام کی افادیت کچھ بھی نظر نہیں آتی، اِس پروگرام کے منعقد کرنے کا کوئی فائدہ سامنے نہیں آئے گا۔لیکن جو ایمان افروز اور روح پرور واقعات آنحضور ﷺ کے ہم نے سُنے اگر ہم میں سے ہر ایک اُن میں سے ایک ایک خلق کو بھی اپنانے کی کوشش کرے تو ہماری زندگیوں میں ایک غیر معمولی انقلاب پیدا ہوسکتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضور ﷺ کی قوت قدسیہ کو بیان کرتے ہوئے آپؐ کے اُسوہ کو اپنانے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں فرمایا:''اے محمد ﷺ! آپؐ نے ایسی قوم کی تربیت کرنے کا کام سنبھالا اور اپنی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اُس قوم کو جو دنیا میں نہایت ذلیل اور دنیاوی لحاظ سے سب سے کم تر سمجھی جاتی تھی اُس کو آپ نے سونے کی ڈلی بنادیا، ایسی تربیت کی کہ وہی لوگ جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے، جن کی زندگی کا مقصد شراب، جوا اور دوسری برائیاں تھیں۔اُنھوں نے اُن برائیوں کی جگہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور آنحضرت ﷺ کے بابرکت اسوہ کو اپنا کر اپنے آپ میں ایسی تبدیلی پیدا کی جس کے نتیجہ میں وہ دنیا کے ستارے بن گئے۔'' سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک اردو شعر میں فرماتے ہیں۔

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

یہی وجہ ہے کہ آج آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہونے والی اُمت جو ایک زمانے میں آسمان کے ستاروں جیسی علوشان کی حامل تھی دنیا میں سب سے بُری قوم اس لئے سمجھی جارہی ہے کہ اُس نے آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ تعلیم کو چھوڑ دیا ہے۔ہم وہ خوش قسمت لوگ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر اور ہمیں اور ہمارے آباؤ اجداد کو اُس کو ماننے کی توفیق دے کر ہم پر یہ احسان کیا ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہونے والی حقیقی اُمت محمدیہ کہلانے والی اُمت ہیں اور اپنے مسیح کے بعد ہم میں خلافت کا سلسلہ جاری کر کے اُس اسوہ کو ہمیشہ کے لئے قائم فرمادیا تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں ہمیشہ اپنے اپنے وقت میں خلافت کو مضبوطی سے تھام کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور اُس کے فضلوں کی مورد بنتی رہیں۔

اعلانات اور اجتماعی دُعا

7بج کر10منٹ پر اعلانات کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے اجتماعی دُعا کروائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔

تقریباً ایک ہزار سے زائد احباب وخواتین اور بچوں نے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ میں شرکت کی۔

نوٹ: جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے موقع پر لجنہ ہال سے ناصرات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی کلام سے قصیدہ کے چند اشعار سُنائے اور ساتھ ہی اُن کا انگریزی اور اردو ترجمہ پیش کیا تھا۔

اس موقع پر مرکز لندن سے مکرم مولانا ظہیر احمد خاں صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ برطانیہ تشریف لائے ہوئے تھے۔انہوں نے توجہ دلائی کہ ٹلفورڈ میں ایک جلسہ کے موقع پر اسی طرح بچیوں نے قصیدہ یا نظم پیش کی تھی جسے حضور انور نے ناپسند فرمایا تھا اور ارشاد فرمایا تھا کہ یہ جماعتی روایات کے خلاف ہے اور آئندہ سے احتیاط کی جائے۔اس پر محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے علم میں یہ بات نہیں تھی آئندہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور ہدایت کی تعمیل کی جائے گی۔

(ادارہ)

امام الزّماں کا ہے فیضان جاری

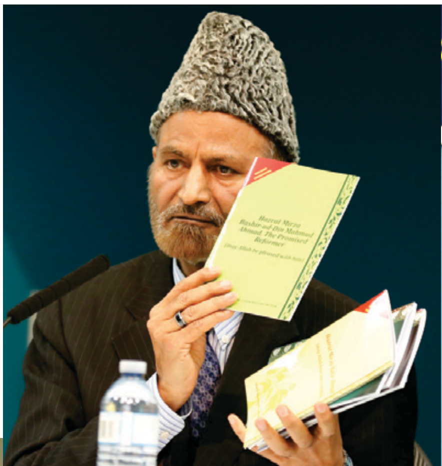
مکرم پروفیسر سعید احمد کوکبؔ صاحب

لے گا جو ٹکر نبیؐ سے ، خدا سے
لازم ہے بھٹکا ہے راہِ ہدیٰ سے
جب آئے گا مہدیؑ ، سلام اُس کو کہنا
یہی تھی ہدایت ، رسولِ خدا سے
نہیں مانتا جو اسے ، سوچ خود ہی
ہے باغی خدا سے ۔ رسولِ خدا سے
جو مانیں خدا ہی کے پیاروں کی باتیں
وہ پاتے ہیں فیضان اُن کی ضیا سے
امام الزماں کا ہے فیضان جاری
ملی روشنی ، احمدِ مجتبیٰؐ سے
جو ایماں ثریّا سے لایا زمیں پر
ہیں برکات حاصل اُسی کی قبا سے
جو مُردوں کو زندہ کرے گا یہی ہے
شفا پائیں معذور کو اس کی دعا سے
منزل پہ جانا ہو ، راہ بھی کٹھن ہو
ہدایت ہیں پاتے اسی راہنما سے
نہ دنیا کا لالچ ، فقط دیں کی باتیں
نظر آ رہے ہیں وہ بندے جُدا سے
فقط اک اشارے پہ لبّیک کہہ دیں
لگیں پھر نہ کیوں ایسے بندے فِدا سے
مصائب ہوں ، آلام ہوں ، رنج وغم ہوں
لگاتے ہیں لَو اپنی ، اپنے خدا سے
وہ روضۂ اطہر ، سدا سامنے ہو
ہے الفت انہیں جو حبیبِ خدا سے
یہ قرآن فرقان ہے اُن کو پیارا
ملے روشنی اُن کو اس کی ضیا سے
ہے واحد خدا پہ یقیں ان کو اتنا
ہیں معمور دل اس کی حمد و ثنا سے
جہاں تک ہو مطلوب ، تبلیغ دیں ہے
ہے کوکبؔ یہی دھن انہیں ابتدا سے


لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ


UN NABI
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ






نام اسکا ہے محمدؐ دلبر
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH,
MUHAMMAD[SA] IS THE MESSENGER OF ALLAH
AHMADIYYA
MUSLIM JAMA'AT


کام
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH,
MUHAMMAD[SA] IS THE MESSENGER OF ALLAH


JALSA SEERATUN NABI(SA)
THAT GUIDE OF OURS WITH WHOM ALL IS ILLUMINED
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
MUHAMMAD IS HIS NAME - MY DEAR IS HE
نام اسکا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے


LOVE OF
COUNTRY IS
PART OF FAITH


LOVE OF
COUNTRY IS
PART OF FAITH

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادتیں

☆ سلیمان احمد حکیم

2/جنوری 2015ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عطاء الحکیم صاحب اور محترمہ ہادیہ خاں صاحبہ، وان ایسٹ کو ایک بیٹے اور ایک بیٹی کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام ''سلیمان احمد حکیم'' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب، وان ویسٹ کا پوتا اور مکرم محمد حزقیل خاں صاحب مرحوم، وان ایسٹ کا نواسہ ہے۔

مناہل شاد

14/جنوری 2015ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نسیم احمد شاد صاحب اور محترمہ فرح شاد صاحبہ، بریمپٹن کاسل مور کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ اس بچی کا نام ''مناہل شاد'' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی مکرم محمد شریف شاؔد صاحب رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس اور محترمہ نصرت پروین شاد صاحبہ کی پوتی اور مکرم عبدالمجید صاحب اور محترمہ امۃ القیوم صاحبہ جھنگ کی نواسی ہے۔

☆ شاہ زَین مسرور احمد

29/جنوری 2015ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مظہر احمد صاحب اور محترمہ صدف بلوچ صاحبہ، ملٹن جماعت کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس بچے کا نام ''شاہ زَین مسرور احمد'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد بلوچ صاحب، میر پور خاص سندھ کا پوتا اور مکرم غلام نبی عادؔل صاحب، ہملٹن ساؤتھ جماعت کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی لمبی اور بابرکت عمریں عطا کرے اور انہیں اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

تقریبات شادی خانہ آبادی

☆ 23 دسمبر 2014ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم اسلم قریشی صاحب کی صاحبزادی محترمہ رابعہ اسلم قریشی صاحبہ کی شادی خانہ آبادی کی تقریب مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد چوہان صاحب، ہملٹن کے ہمراہ چاندنی کنونشن سینٹر میں منعقد ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم، نظم اور اعلان نکاح کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

25 دسمبر کو اسی ہال میں مکرم بشیر احمد چوہان صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب کی تقریب ولیمہ کا اہتمام کیا۔ مکرم امیر صاحب نے ہی اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ دلہا مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب، مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے بھتیجے ہیں۔

ادارہ اس پر مسرت موقع پر دولہا اور دلہن کے تمام اعزا واقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

☆ 12 جنوری 2015ء کو خدا تعالیٰ کے فضل سے وڈبرج جماعت کے مکرم سکندر حیات مجوکہ صاحب کی صاحبزادی محترمہ جوہریہ صدف مجوکہ صاحبہ کی شادی خانہ آبادی کی تقریب مکرم محسن میاں صاحب ابن مکرم میاں مظفر احمد صاحب، ویسٹن ساؤتھ کے ہمراہ چاندنی بنکوٹ ہال میں منعقد ہوئی۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ اور مکرم سید طارق احمد شاہ صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

14 جنوری کو اسی ہال میں مکرم میاں مظفر احمد صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم محسن میاں صاحب کی تقریب ولیمہ کا اہتمام کیا اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی گئی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور انہیں مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ راضیہ ملک صاحبہ

28/جنوری 2015ء کو محترمہ راضیہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک حمید اللہ خاں صاحب، پیس ویلج ساؤتھ 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

30 جنوری کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 31 جنوری کو نیشول قبرستان میں قبر تیار ہونے کے بعد مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔ شدید سردی کے باجود ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی اور امریکہ سے آئے ہوئے اعزا واقارب بھی شامل ہوئے۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے، چار بیٹیاں، تین بھائی اور ایک ہمشیرہ یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ، مکرم ندیم نصر اللہ خاں صاحب، بریمپٹن، مکرم عمران نصر اللہ صاحب، فلاڈلفیا اور پیس ویلج ساؤتھ کی محترمہ روبینہ ملک صاحبہ، محترمہ بشریٰ ملک صاحبہ، محترم قانتہ ملک صاحبہ، وان کی والدہ تھیں۔ مرحومہ، مکرم ملک عبدالحمید صاحب، شعبہ مال جماعت احمدیہ کینیڈا اور محترمہ صفیہ ارشد ملک صاحبہ اہلیہ ملک ارشد احمد صاحب، مسس ساگا کی ہمشیرہ تھیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزا واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم ممتاز علی چوہدری صاحب

6/فروری 2015ء کو مکرم ممتاز علی چوہدری صاحب، مسس ساگا نارتھ 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّـا لِـلّٰـہِ وَ اِنَّـا اِلَیۡہِ

رَاجِعُوْن۔

8/فروری کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مشنری پیل ریجن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 9/فروری کو برامپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ناصر جاوید صاحب، مسی ساگا اور مکرم توصیف ممتاز صاحب، بریمپٹن کے والد تھے۔

☆ محترمہ ڈاکٹر انور سلطانہ احمد صاحبہ

9 فروری 2015ء کو محترمہ ڈاکٹر انور سلطانہ احمد صاحبہ Syracuse امریکہ 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

13 فروری کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مشنری پیل ریجن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 14 فروری کو پارک قبرستان میں اپنے والد صاحب کے قریب دفن ہوئیں۔ اس کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔

مرحومہ، حضرت مولانا ارجمند خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں شوہر مکرم مراد احمد صاحب پشاور کے علاوہ تین بھائی اور چھ بہنیں یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ، مکرم لطف المنان خاں صاحب، مکرم مسرور خاں صاحب، سینٹ کیتھرائن، مکرم مشہود خاں صاحب، مسی ساگا، محترمہ بشریٰ آغا صاحبہ، لندن انٹاریو، محترمہ زکیہ آغا صاحبہ، ہملٹن، محترمہ جمیلہ آغا صاحبہ مسی ساگا اور سلمہ نعمان صاحبہ، سینٹ کیتھرین کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم میر منصور احمد صاحب

10 فروری 2015ء کو مکرم میر منصور احمد صاحب، ابوڈ آف پیس جماعت 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

13 فروری کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کے فوراً بعد نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے، چار بیٹیاں اور دو بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم میر سعید احمد صاحب، محترمہ آصفہ طیبہ میر صاحبہ، محترمہ راضیہ طیبہ میر صاحبہ، ابوڈ آف پیس جماعت، محترمہ عامرہ طیبہ میر صاحبہ، ملٹن جماعت کے والد تھے۔

جنازہ غائب

16/جنوری 2015ء کو نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ صدیقہ بانو صاحبہ

28 دسمبر 2014ء کو محترمہ صدیقہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرزاق بھٹی صاحب صدر محلّہ بشیر آباد ربوہ 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

4 جنوری 2015ء کو آپ کی نماز جنازہ نماز مغرب کے بعد محلّہ بشیر آباد ربوہ میں آپ کے صاحبزادے مکرم مولانا عبدالوحید بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ، مکرم عزت احمد صاحب، وان ساؤتھ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم محمد ریاض چوہدری صاحب

25 دسمبر 2014ء کو مکرم محمد ریاض چوہدری صاحب، سابق صدر سرے ایسٹ وینکور 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

31 دسمبر 2014ء کو مسجد بیت الرحمٰن وینکوور میں نماز ظہر کے بعد مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب نے ان کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔

7 جنوری 2015ء کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں نماز ظہر سے قبل مکرم منصور الحق صاحب کے جنازہ حاضر کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ، نے پسماندگان میں اہلیہ اور دو صاحبزادے مکرم محمد امتیاز چوہدری صاحب مکرم محمد اعجاز چوہدری صاحب سرے نارتھ وینکوور یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم ڈاکٹر محمد شعیب ابراہیم صاحب

29 دسمبر 2014ء کو مکرم ڈاکٹر محمد شعیب ابراہیم صاحب لندن یو۔کے 49 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ 6 جنوری 2015ء کو آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور بعد دوپہر تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ اور دو بچوں کے علاوہ والدہ، چار بہنیں اور ایک چھوٹا بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم شیخ دبیر احمد گوہر صاحب، مالٹن کے تایازاد تھے۔

☆ مکرم مولانا عبدالقادر دہلوی صاحب

10 جنوری 2015ء کو مکرم مولانا عبدالقادر دہلوی صاحب درویش قادیان 97 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ پسماندگان میں سات بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، محترمہ سعیدہ باسط بقاپوری صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباسط قمر بقاپوری صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کے والد تھے۔

☆ مکرم انیس احمد فاروق صاحب

12 جنوری 2015ء کو مکرم انیس احمد فاروق صاحب ربوہ 63 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم خالد محمود احمد صاحب، ایڈمنٹن، محترمہ عارفہ تبسم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب، پیس ویلیج ویسٹ جماعت اور کیلگری کی محترمہ طاہرہ مبشرہ صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد خالد صاحب، محترمہ امۃ الواسع صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد بھٹی صاحب کے بھائی تھے۔

☆ مکرم ہمایوں زمان صاحب

13 جنوری 2015ء کو مکرم ہمایوں زمان صاحب، لاہور 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، محترمہ شازیہ ہمایوں صاحبہ، وڈبرج جماعت کے والد تھے۔

☆ محترمہ شمیم مبارکہ صاحبہ

15 جنوری 2015ء کو محترمہ شمیم مبارکہ صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد ساجد صاحب مرحوم لاہور میں 56 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر لاہور میں ہوئی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بھائی اور چار بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم منور احمد صاحب، بریمپٹن کالیڈو جماعت، مکرم

مبشر احمد صاحب، کاسل مور جماعت اور محترمہ شاہدہ حکیم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحکیم ڈوگر صاحب، نیو مارکیٹ جماعت، محترمہ طاہرہ حلیم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحلیم طیب صاحب سیکرٹری صنعت وتجارت جماعت احمدیہ کینیڈا، محترمہ ناہید اقبال صاحبہ، مسس ساگا نارتھ جماعت کی ہمشیرہ تھیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزاو اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

30؍جنوری 2015ء کو نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے محترمہ راضیہ ملک صاحبہ کے نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب

6 جنوری 2015ء کو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب، ہمبرگ 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم، مکرم آصف احمد صاحب، پیس ولیج ساؤتھ ویسٹ جماعت کے بڑے بھائی تھے۔

☆ مکرم میرزا شریف احمد صاحب

10 جنوری 2015ء کو مکرم میرزا شریف احمد صاحب، کراچی 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم قمر اقبال صاحب، ایمری جماعت کے بہنوئی تھے۔

☆ محترمہ ناصرہ رفیق صاحبہ

17 جنوری 2015ء کو محترمہ ناصرہ رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم شفیق احمد رفیق صاحب مانٹریال 63 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ، مکرم حمید احمد صاحب، وان ایسٹ جماعت کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم رشید احمد صابر صاحب

20 جنوری 2015ء کو مکرم رشید احمد صابر صاحب 80 سال کی عمر میں میری لینڈ امریکہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

23 جنوری کو بعد نماز جمعہ مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ میں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج و نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے آپ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میری لینڈ (لیک ویو میموریل پارک) میں تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1991-2006ء تک جماعت احمدیہ امریکہ مرکز میں اکاؤنٹنٹ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت میاں روشن دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ زرگر کے صاحبزادے تھے۔ آپ محنتی اور علم دوست شخصیت کے مالک تھے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ سوائے مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن انصاراللہ پاکستان کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر درثمین طاہر صاحبہ پی ایچ ڈی صدر شعبہ لائف سائنسز اور ریسرچ سکالر نصرت جہاں گرلز کالج ربوہ کے سب بچے ان کے پاس ہی تھے۔ مرحوم، مکرم لطیف احمد انور صاحب پیس ولیج ویسٹ اور مکرم کریم احمد طاہر صاحب پراپرٹی مینیجر احمدیہ ابوڈ آف پیس کے بڑے بھائی تھے۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزاو اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب

24 جنوری 2015ء کو مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب، نوشہرہ 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم، مکرم مرزا مبشر احمد صاحب، ہملٹن جماعت اور مکرم مرزا عزیز احمد صاحب، کیلگری جماعت کے بڑے بھائی تھے۔

☆ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ

24 جنوری 2015ء کو محترمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عرفان اللہ خاں صاحب امیر جماعت نارووال 43 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ نے شوہر کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم عبداللطیف خاں صاحب، میپل جماعت کے بھتیجے کی اہلیہ تھیں۔

☆ مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب

26 جنوری 2015ء کو مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب، ربوہ 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ آٹھ بچے ہیں۔ مرحوم، مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب صاحب، سڈنی، نوا سکوشیا کے بھائی اور مکرم احمد علی قمر صاحب، وان نارتھ جماعت کے بہنوئی تھے۔

☆ محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ

27 جنوری 2015ء کو محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ ربوہ 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ مکرم منصور احمد صاحب، پیس ولیج سینٹر ایسٹ جماعت کی والدہ تھیں۔

13 فروری 2015ء کو نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم میر منصور احمد صاحب کے نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ زاہدہ بی بی صاحبہ

14 جنوری 2015ء کو محترمہ زاہدہ بی بی صاحبہ ضلع سرگودھا 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ محترمہ شاہدہ امجد خاں صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل (ر) محمد امجد خاں صاحب سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ کینیڈا اور محترم دلنواز خاں صاحب، پیس ولیج کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزاو اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ محترمہ غلام فاطمہ مجوکہ صاحبہ

30 جنوری 2015ء کو محترمہ غلام فاطمہ مجوکہ صاحبہ حویلی مجوکہ 77 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ، محترمہ صفیہ مجوکہ صاحبہ اہلیہ مکرم سکندر مجوکہ صاحب، وڈبرج جماعت، محترمہ مریم ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر احمد مجوکہ صاحب، ویسٹن ساؤتھ جماعت کی والدہ تھیں۔

☆ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ

30 جنوری 2015ء کو محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد صاحب، حیدرآباد سندھ 61 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ یکم فروری کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ مرحومہ نے شوہر کے علاوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم نسیم احمد صاحب، سیکرٹری وصایا ابوڈ آف پیس جماعت کی اہلیہ، مکرم شمیم احمد ذی شان صاحب، مکرم وسیم احمد کامران صاحب، سیسکاٹون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم ومحترم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

زکوٰۃ

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کیا کرو گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے۔‘‘ (کشتی نوح۔روحانی خزائن، جلد19،صفحہ 15)

زکوٰۃ چندہ جات کا متبادل نہیں ہے۔اس لئے جن احباب پر زکوٰۃ کی شرائط پوری ہوتی ہیں ان کے لئے زکوٰۃ ادا کرنا لازمی ہے۔اس سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے اپنے سیکرٹری مال یا صدر صاحب سے رابطہ کریں۔

لازمی چندہ جات

ان کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بجٹ لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمدن ہے یہ سب اللہ خوب جانتا ہے۔اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی تشخیص صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تا کہ تمہاری حالت بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کر سکو۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 2004ء)

جماعت کے 15-2014ء مالی سال کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں۔اگر آپ کے بقایا جات ہیں تو براہِ مہربانی اس طرف فوری توجہ کریں اور اپنے سیکرٹری مال یا صدر صاحب سے رابطہ کر کے جلد از جلد اپنے بقایا جات ادا کرنے کی کوشش کریں۔

نیشنل مساجد فنڈ

جماعت کینیڈا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت کینیڈا کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے پر مساجد کا تحفہ دینا چاہتی ہے۔اس سلسلہ میں ریجائنا،سیسکاٹون اور برامپٹن کی مساجد تعمیر ہونے والی ہیں۔

ان مساجد کی تعمیر کے لئے جماعت کو آپ کے تعاون اور قربانی کی ضرورت ہے۔مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کریں گے تا خدا تعالیٰ کے وعدوں کے موافق اس کے انعامات حاصل کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور آپ کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے۔آمین!

والسلام

خاکسار

خالد محمود نعیم

نیشنل سیکرٹری مال

صاحب اور محترمہ ڈاکٹر صدف نسیم صاحبہ کی والدہ اور مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب،شعبہ وصایا کینیڈا کی بھابھی تھیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ

7 فروری 2015ء کو محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ بہاول نگر 68 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔مرحومہ نے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ،مکرم محمد اکبر نسیم صاحب،پیس ولیج سینٹر ایسٹ کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم عبدالخالق گوندل صاحب

17 فروری 2015ء کو مکرم عبدالخالق گوندل صاحب،سرگودہا 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ،مکرم ظہیر الدین بابر صاحب،مسیپل کے دادا تھے۔

20 فروری 2015ء کو نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم ملک لال خاں صاحب،امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم عبدالخالق گوندل کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم میاں حبیب الرحمٰن ساحؔر صاحب

جماعت احمدیہ کے مشہور قادر الکلام شاعر مکرم میاں حبیب الرحمٰن ساحؔر صاحب 21 فروری 2015ء کو ہیوسٹن،امریکہ میں 64 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور قطعہ موصیاں میں تدفین ہوئی۔مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ دو بچوں کے علاوہ تین بھائی اور تین بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم ساحؔر صاحب جماعت احمدیہ کے ایک نادر اور مشہور شاعر تھے۔آپ کا منفرد اور اچھوتا کلام روزنامہ الفضل ربوہ،ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن اور ماہنامہ النور امریکہ میں شائع ہوتا رہا۔آپ احمدیہ گزٹ کینیڈا کو بھی اپنے کلام سے نوازتے رہے۔ایک عرصہ تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں طبیعات پڑھاتے رہے۔زمانہ طالب علمی میں آپ کا کلام تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مجلّہ المنار کی زینت بنتا رہا۔

(باقی صفحہ 28)

بقیہ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام، مختصر سوانح، دعویٰ اور تعلیم

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام ایمان کو ثریا سے واپس لائے اور اسلام کے ایک بطل جلیل کی طرح مخالفین سے چومکھی لڑائی لڑی اور اپنے مشن کو پورا کرکے 26 مئی 1908ء کو 73 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔

اہل دنیا کو پرشوکت الفاظ میں یہ خوش خبری دی کہ:

''اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک جو اس کو معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھا کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُ وْنَ۔ پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے گا اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں گے اس سے کون ٹھٹھا کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی عقل مند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانش مند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہوکر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔''

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 66-67)

بقیہ از رپورٹ جامعہ احمدیہ کینیڈا

اور آپ ؑ کی مقدس زندگی کے بعض واقعات پر روشنی ڈالی۔

اختتامی خطاب

اس کے بعد اختتامی کلمات میں مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا نے رسول کریم ﷺ کی سیرت کے بعض درخشاں پہلو پیش کئے اور تبلیغ اسلام کے لئے رسول اکرمؐ کی ان تھک جدوجہد کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں بھی اپنے آقا ومطاع کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام احمدیت کی تبلیغ کرنی ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارا تعلق قادر وتوانا خدا سے قائم ہوجائے کیونکہ سب کام اسی نے کرنے ہیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک

اسکیئنگ اور سنوبورڈنگ

(Skiing & Snow boarding)

مورخہ 29 جنوری 2015ء کو Skiing اور Snowboarding کے لئے جامعہ احمدیہ کینیڈا اور حفظ سکول کے اساتذہ وطلباء کا قافلہ دعا کے بعد صبح ساڑھے 8 بجے پیس ولیج سے روانہ ہوا۔ قریب ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد قافلہ Horseshoe Valley پہنچا۔ ہارس شو ویلی ٹورانٹو سے شمال کی جانب ایک سکیئنگ رزورٹ (Skiing Resort) ہے۔ وہاں پہنچ کر طلباء کو اسکیئنگ وسنوبورڈنگ کے متعلق ہدایات دی گئیں۔ وہ طلباء جو پہلی دفعہ اسکیئنگ کر رہے تھے ان کی ٹریننگ کا بندوبست کیا گیا۔ اس کے بعد طلباء اسکیئنگ اور سنوبورڈنگ سے محظوظ ہوتے رہے۔ قریباً ڈیڑھ بجے طلباء نے جمع ہوکر کھانا کھایا جس کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئی۔ شام کو قریباً 5 بجے قافلہ واپسی کے لئے روانہ ہوا۔

دیگر مصروفیات

☆ مورخہ 10 جنوری 2015ء کو مکرم پروفیسر مختار احمد چیمہ صاحب اور ڈاکٹر ٹونی کوسٹا (Dr. Tony Costa) کے مابین مباحثہ ہوا۔ اس مباحثہ کا موضوع ''خدا تعالیٰ کا کلام بائبل یا قرآن'' تھا۔ اس پروگرام میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء نے شرکت کی۔ بعد ازاں دونوں فاضل مقررین نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کی یہ کامیابیاں بابرکت کرے اور آئندہ اعلیٰ ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوں۔ آمین!

بقیہ اعلانات

آپ، مکرم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب سابق وائس پرنسپل وصدر شعبہ طبیعات تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے صاحبزادے تھے۔ کینیڈا اور امریکہ میں ان کے کئی اقارب مقیم ہیں۔

ادارہ اپنے پیارے اور منفرد شاعر مکرم ساحر صاحب کی افسوس ناک وفات کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزہ واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

احباب سے درخواست ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

آپ کا احمدیہ گزٹ کینیڈا

مکرم مولانا محمد کلیم خاں صاحب مشنری انچارج بنگلور کرناٹک بھارت تحریر فرماتے ہیں کہ احمدیہ گزٹ کینیڈا باقاعدگی سے موصول ہورہا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مضامین ماشاء اللہ بہت عمدہ اور معیاری ہوتے ہیں۔ پانچ سال سے ہر سال کی الگ الگ جلد بنا کر رکھ لیتا ہوں۔ 2014ء میں صرف جولائی 2014ء کا شمارہ موصول نہیں ہوسکا یا پھر ڈاک میں ضائع ہوگیا ہے۔ براہ کرم جولائی 2014ء کا شمارہ ارسال فرمادیں تاکہ میری 2014ء کی فائل مکمل ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔